روحانی زندگی کے سات سنہرے اصول



مترجم ظفر اقبال

قیمت : ۵۰ روپے

مکتبہ آئینہ قسمت روحانی
کاشانہ زنجانی 125 ڈی - گلبرگ 2
نزد مین مارکیٹ - لاہور - کوڈ 4660

روحانی زندگی کے

سات سنہری اصول

مصنف و مؤلف

دیپک چوپڑا

مترجم

ظفر عظیم

قیمت

مکتبہ آئینہ قسمت

کاشانہ زنجانی D-125 گلبرگ II لاہور۔ 54660

S E V E N

SPIRTUAL LAWS

BY

DEPAK CHUPRA

زیر نظر کتاب سیون سپرچل لاز بے حد قابل ستائش ہے۔ میری نظر میں تمام روحانی قوانین بے حد مفید ہیں۔ لازم یہ ہے کہ اس پر عمل ضروری ہے۔ انسانیت میں ان قوانین کا بہت عمل دخل ہے۔ اسلام میں بھی سات کا ہندسہ بہت اہم ہے جیسے سات آسمان، سات زمینیں، سیون سٹارز، ہفتے کے سات دن، سات سمندر، سات سر، قوس قزح کے سات رنگ اور خانہ کعبہ کے سات چکر۔

ساتوں روحانی قوانین میں سے سب سے بڑا مفید اور اچھا قانون جس سے کسی شخص (انسان) کی دل شکنی نہیں ہوتی وہ ہے تنقیدی نکتہ نظر سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔ اور یہ اسلام بھی ہمیں اسی کا درس دیتا ہے۔ یہ نظریہ میری نظر میں بے حد حوصلہ افزاء ہے۔

یہ کتاب انتہائی علم افزاء ہے۔ پڑھنے اور سمجھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اگرچہ یہ کتاب ایک ہندو مصنف نے لکھی ہے مگر اس کتاب میں آفاقی روحانی اور انسانیات کا عنصر غالب ہے۔

Dr. Aman-Ur-Rahman

M.G.D.S. (C.P.S.P.) B.D.S. (Pb.) Silver Medalist.
B.Sc. (Pb.) P.G. (ORTH) A.M.I.A.P. (USA) F.P.F.A
M.F.D.I. (LONDON) F.I.C.D. (USA) M.I.A.P. (JAPAN)
Chairman / Associate Professor
Deptt. of Operative Dentistry de Montmorency
College of Dentistry, Lahore.
Ph: (042) 5868075 FAX: (042) 5118069

روحانیات سب کے لئے

SPIRTUALISM FOR ALL

اللہ، بھگوان اور GOD زمین پر بسنے والے ہر ذی روح ہم سب کا ہے۔ سرکار دوعالم ﷺ سے قبل ایک لاکھ تئیس ہزار نو سو ننانوے نبی اس ارض پر انسانیت کی ہدایت کے لئے آئے۔ اس کے باوجود پندرھویں صدی میں بہت سے ممالک میں بے حیائی و فحاشی یا جسمانی ظلم، بے وفائی، شراب نوشی، عدم رجولیت، پاگل پن، کثیرالازدواجی اور منشیات کی عادت، موسیقی، فلموں، سلسلہ وار ٹی وی ڈراموں، ڈش انٹینا نے مذہبی نظام دنیا کو متاثر کیا ہے۔ روحانیات جو کہ ہر مذہب کی بنیاد ہے۔ مختلف مذاہب کے ماننے والے جب روحانیات سے پستی میں جاتے ہیں تو ان کی روح بے چین ہو جاتی ہے۔ جس کی زندہ مثال یورپ کی پاپ سنگر میڈونا ہے۔ جن کے دلوں کو اللہ قفل نہیں لگاتا ان کی روح اپنے مرکز و محور (اللہ) میں واپس آنے کے لئے بے چین رہتی ہے۔ باب العلم کا ارشاد ہے۔ علم مومن کی میراث ہے۔ اسے جہاں سے ملے لے لو۔ یہ نہ دیکھو کہ کون کہہ رہا ہے بلکہ سنو کہ کیا کہہ رہا ہے۔ زیر نظر کتاب "روحانی زندگی کے سات سنہری اصول" میرے محترم دوست ظفر اقبال صاحب کی روحانیات کے متلاشیوں کے لئے بہترین کاوش ہے۔ یہ کتاب ایک ہندو مصنف دیپک چوپڑا کی تصنیف ہے۔ SEVEN SPIRTUAL LAWS جس کی پندرہ لاکھ کاپیاں اب تک سب سے بگڑے ملک امریکہ میں فروخت ہو چکی ہیں۔ ہر مذہب کے اچھے لوگ روحانیات کے متلاشی ہوتے ہیں۔ مشہور زمانہ "ڈیوڈ کاپر فیلڈ" جب روحانیات کے مظاہرے امریکہ میں کرتا ہے تو لاکھوں لوگ اسے دیکھ کر دم بخود رہ جاتے ہیں۔

ظفر عظیم صاحب نے مجھے جب اس کے چند پیرہ گراف سنائے تو بے اختیار میں نے اس ترجمہ کو شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ بلاامتیاز و مذہب ہر اچھی اور خوبصورت بات اللہ یا اس کے نیک بندے کرتے ہیں۔ اللہ ہر روپ میں ہر مذہب میں بولتا ہے اور صرف سچائی، محبت، نیکی، بندے کے کام آنا ہی وہ عمل ہے جسے اللہ پسند کرتا ہے۔ زیر نظر کتاب روحانیات سے دلچسپی رکھنے کے علاوہ ہر مکتبہ فکر اور ہر عمر کے لوگوں کے لئے مفید و راہنما ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہر اچھی بات صرف اور صرف احکام خداوندی سے منسوب ہے۔ خواہ یہ بات کوئی ہندو، سکھ، عیسائی، پارسی، بدھ مت یا یہود کہے یا پھر مسلم کہے۔ صرف اور صرف اللہ سے ہی منسوب ہے۔ آپ اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد داد دیئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔

شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی

چیف ایڈیٹر ماہنامہ آئینہ قسمت (25۔ اپریل 1998ء)

آپ وہ ہی کچھ ہیں......

قوت عمل کی اتھاہ گہرائی کی تمنا

جیسی تمنا ویسا ہی عزم

جیسا عزم ویسا ہی کارنامہ

جیسا کارنامہ ویسی ہی تقدیر

" برہ اد آر نیک اپنشد "

اظہار تشکر

میں مندرجہ ذیل لوگوں کا شکر گزار ہوں۔

جناب چوہدری عظیم الدین صاحب جنہوں نے ہر قدم پر ان ترجموں کی راہنمائی کی۔

جناب اظہر جاوید صاحب کا جن کی ذاتی کاوشوں اور ہمت افزائی نے ان ترجموں کی شکل میں اپنا اظہار کیا ہے۔

محمد علی صدیقی صاحب اور جناب شجاع الدین صاحب کا جن کی معاونت کے بغیر یہ کام شاید مکمل نہ ہوتا۔

میاں فاروق صاحب' چوہدری واجد علی خان صاحب' ڈاکٹر سرفراز احمد وڑائچ صاحب' وقار عظیم صاحب' ہمایوں احسان صاحب' میاں اسد آفتاب صاحب اور ظفر اقبال گگا صاحب کا جنہوں نے یہ مفید کام مکمل کرنے کے سلسلے میں قدم قدم پر حوصلہ افزائی کی۔

جہاں آراء ظفر' منزہ ظفر اور نیلم ظفر کا جنہوں نے اس کام کو سراہا اور چھوٹی کنول کا جو مسودے کو دلچسپی سے پڑھتی رہی۔

جناب راشد ملک صاحب کا جنہوں نے اسکرپٹ کی تیاری میں انتہائی دلچسپی لی اور جناب محمد سرفراز ظہیر صاحب کا جنہوں نے بہت محنت سے اسے کمپوز کیا۔

ظفر عظیم

عرض مترجم

آج کی دنیا میں تکنیکی ترقی' تیز شہری رنگ پیدا ہونے کے عمل اور روایتی خاندانی ڈھانچے کی توڑ پھوڑ نے انسانی نفسیات کو بری طرح مجروع کیا ہے۔ مل جل کر رہنا ایک فطری تحریک ہے جسے اگر صحت مند سماجی رویوں کے ذریعے اظہار سے روک دیا جائے تو یہ جرائم پیشہ گروہوں کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ سماج کی ترقی کا سب سے اہم کردار انسان بذات خود ہے جس کی نفسیات پر مابعد صنعتی ترقی کے سماج کا رنگ گہرا ہو رہا ہے اور لوگ فطری ڈھنگ اور رہن سہن کو بھولتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ لوگوں میں آپس کے تعلقات میں رنجش' نفرت اور محبت سے دوری کی بناء پر صحت مند سماجی رویوں کی کمی یقینی طور پر واقع ہو رہی ہے۔

خیال کیا جاتا تھا کہ سائنسی ایجادات' مصنوعات کی پیداوار اور زندگی میں رہن سہن کی آسانیوں کی فراہمی صحت مند سماجی رویوں کی تخلیق کرے گی۔ لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ جہاں میں انسانوں کے مابین مساوات کا گراف اسی طرح ٹیڑھا ہے اور ہر جانب خود غرضی اور نفسانفسی کا عالم ہے۔ معاشرے میں پھیلتے ہوئے ان رنگوں نے نہ صرف عام آدمی کو متاثر کیا بلکہ سائنس دان' فلسفی اور دیگر علماء بھی اس عمل سے متاثر ہوئے ہیں۔ مشہور زمانہ ماہر طبیعات جان زی مان نے اپنے ایک حالیہ مقالے:

کیا سائنس اپنی منفعت کھو چکی ہے؟

(مطبوعہ رسالہ نیچر شمارہ اگست 1996ء) میں واضح کیا ہے کہ سائنس دان سماج کی پیداوار ہیں اور انہیں اپنے سماج کو وہ کچھ لوٹانا چاہیئے جو انہیں سماج سے ملا ہے۔ مگر افسوس ناک بات یہ ہے کہ تجارتی تنظیموں نے سائنس کی تحقیق کا رخ اپنے منافع بخش منصوبوں کی طرف موڑ دیا ہے اور اس انداز میں سائنس دانوں کو دنیوی منفعت کی طرف راغب کر دیا ہے جو درحقیقت ان کا مقصد حیات نہیں تھا۔ انہیں ہر صورت اپنے ساتھیوں، ہم وطنوں اور چاہنے والوں کی خدمت کرنا چاہیئے۔ کیونکہ عوامی تعلیمی ادارہ جات نے انہیں یہ منفعت بخش اہلیتیں حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

اسی قسم کی صورت حال دیگر شعبہ جات میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ آج کا انسان نفسیاتی اور لاشعوری طور پر انتہائی دباؤ میں ہے۔ گردوپیش کے ماحول نے اس سے مسرت، خوشی، امنگ، جادو، تحیر، سکون اور اطمینان جیسی نعمتوں سے محروم کر دیا ہے۔ وہ سراپا احتجاج بنا ہوا ہے اور اپنے سماج اور اس کے قائدین سے سوال کرتا ہے کہ حقیقت کیا ہے؟ اور اس کی فطری زندگی اس سے کیوں روٹھ گئی ہے؟ زندگی میں کامیاب ہونے کے اصول کیا ہیں؟ اور کیا وہ اپنے معاملات میں خود مختار ہے یا موجودہ محرومیوں کا وہ خود ہی ذمہ دار ہے؟

یہ مشکل سوالات ہیں اور فطری دانش ہی ان کا جواب دے سکتی ہے۔ انسانی خودمختاری کے سوال پر مشہور زمانہ ماہر طبیعات سٹیفن ہاکنگز نے اپنے ایک مقالے:

(IS EVERY THING DETERMINED: BANTOM BOOK 1994)

میں کئی ایک سوال اٹھائے تھے۔ انہوں نے جبروقدر کے مسئلہ کی اپنے انداز میں تجدید کی ہے۔ ہاکنگز کے نزدیک کائنات کو منظم کرنے والے واضح قوانین موجود ہیں اور یہ قوانین ہی طے کرتے ہیں کہ کسے کے دھارے میں اشیاء اور مظاہر کس طرح ارتقاء پذیر ہوں گے۔

ہاکنگز نے انسانی اعمال کی آزاد مرضی اور اخلاقی ذمہ داری کے تصور کو فلو

میکینکس شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان معنوں میں یہ تصور بذات خود پراثر ہے۔ ہاکنگ کے اس تصور سے انسان کے بہت سے فیصلے خدا کے ہاتھ میں چلے جاتے ہیں اور یہ وہ مقام ہے جہاں ہاکنگ صوفیانہ نظریات سے دور نہیں۔

اسی قسم کے خیالات کا اظہار ایک اور ماہر طبیعات پروفیسر پال ڈیویز نے اپنی کتاب ذہن یزداں:

(THE MIND OF GOD PENGUIN BOOK 1992)

میں بھی کیا ہے۔ اس مصنف کا خیال ہے کہ حقیقت کا پرتو صرف مابعد الطبیعاتی تجربے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے اور سائنس بذات خود حقیقیت کو آشکار نہیں کر سکتی کیونکہ وہ ماضی کو کریدنے میں مصروف ہے۔

کچھ عرصہ قبل تک سائنس نے فلسفہ کو رد کر کے الگ تھلگ عمارت تعمیر کرنے کی کوشش کی تھی جسے وقت نے ریت کا قلعہ ثابت کیا۔ جان زی مان نے اپنے مقالے میں واضح الفاظ میں اعتراف کیا ہے کہ فلسفہ اور سائنس لازم و ملزوم ہیں اور ایک دوسرے کی قربت کے بغیر وہ اپنے مقاصد میں ناکام ہوتے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ طبیعات ماضی کا مطالعہ ہے اور فلسفہ پر نظر رکھنے کی کوشش کرتا ہے لہٰذا مستقبل کو تراشنے کے لئے ان دونوں کا قریبی تعلق ناگزیر ہے۔

کامیابی کے سات روحانی قوانین کا مطالعہ نے مندرجہ بالا خیالات کو مزید تقویت بخشی ہے۔ یہ کتاب میڈیسن' مقادیری طبیعات اور فلسفہ میں گندھی ہوئی ہے۔ مصنف نے اپنے انداز میں بعض اٹھائے گئے سوالات کو جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ کائنات کے مادی قوانین درحقیقت فطرت کے تسلسل کا سمپورن طریقہ کار ہیں اور اگر لوگ ان قوانین کو سمجھ کر انہیں عملی طور پر اپنی زندگی میں داخل کریں تو تمنائیں پورا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ فطرت بھی انہی قوانین کو اپنی تخلیقات کے اظہار کے لئے استعمال کرتی ہے۔ یہ کہہ کر دراصل مصنف نے آپ کو فطرت کے ذہن سے قریب کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ یہ ملاپ آپ کو کامیابیوں سے

اظہار کرا سکے۔

دیپک چوپڑا نے انسان کے نفسیاتی مسائل کی وجہ انسانوں کی فطرت سے دور ہونا بتائی ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ خوشی، مسرت اور کامیابی کے حصول کے لئے انہیں فطرت سے رابطہ کر کے بے داغ امکانی قوت کے میدان کو تلاش کرنا ہو گا۔ جس کی ایک مثال اس نے انسانی DNA قرار دی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ دراصل انسانی جسم کائناتی پیغامات حاصل کرنے کا آلہ ہے اور توانائی اور اطلاعات کا مجموعہ ہے۔ یہ توانائی اور اطلاعات کا تسلسل اسے درست انتخاب کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اگر یہ تعلق ٹوٹ جائے تو ہمارے انتخابات درست نہیں ہوں گے اور ہم مسائل کا شکار ہو جائیں گے۔

نفسیات ایک پیچیدہ سلسلہ ہے جس کی درست اہلیت کا حصول تحائف کے تبادلوں، راست اقدامات، عدم تاثر، عوامی فلاح کی نیت، خیالات کے بے ساختگی اور مقصد حیات پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔ دراصل ان سات قوانین میں فطرت کی دانش کا اظہار کیا گیا ہے۔

جان زی مان نے کہا تھا کہ سائنس دانوں کو اپنے سماج کو وہ کچھ لوٹانا ہے جو انہیں سماج سے ملا ہے۔ اس موضوع پر دیپک چوپڑا یوں رقمطراز ہے۔

> قانون دھرم کا تیسرا عنصر انسانیت کی خدمت ہے۔ اپنے ساتھی انسانوں کی خدمت اور پھر اپنی ذات سے پوچھنا کہ میں انسانوں کی کیسے مدد کر سکتا ہوں۔ انسانیت کی خدمت کے لئے جب آپ اپنے یکتا اسلوب کو اس کوشش میں شامل کر لیتے ہیں تو آپ مقصد حیات سے قریب ترین ہیں۔

یہاں پر یکتا اہلیت آپ کی من پسند پیشہ ورانہ تعلیم ہے اور اس کے استعمال کا مقصد انسانوں کی خدمت ہے۔ دراصل یہی وہ حقیقی راستہ ہے جس سے خوشحالی اور حقیقی خوشی حاصل ہو سکتی ہے۔

بقول مصنف روحانی قربت سے دوری کی سب سے بڑی وجہ انا اور کم تر یا بدتر ہونے کی سوچ ہے۔ یہ سوچ خوف اور وسوسہ پیدا کرتی ہے اس لئے فطرت سے رابطہ کے لئے انا سے چھٹکارا حاصل کرنا ہو گا کیونکہ تب ہی آپ بے داغ امکانی قوت کے میدان سے رابطہ کر سکتے ہیں جہاں بے پایاں تخلیق کے امکانات ہیں۔ برسوں قبل جنید بغدادی سے شبلی نے اہل دل کے گروہ میں شامل ہونے کی درخواست کی تھی۔ جنید نے شبلی سے کہا کہ چونکہ تم بغداد کے گورنر رہ چکے ہو تمہارے من میں انا ایک پر قوت طاقت ہے اسے زائل کرو تب اس انوکھے طبقے میں تمہارا داخلہ ہو سکتا ہے اور لوگوں نے دیکھا کہ انا سے چھٹکارے کے لئے شبلی بغداد کی گلیوں میں دربدر بھیک مانگتا پھرا۔ تو دراصل انا کا پر قوت ہونا سنگین بیماری کی علامت ہے۔

چوپڑا کا کہنا ہے کہ تبدیلی کے لئے تیار رہو کیونکہ ہر تبدیلی ممکنہ تخلیقات کا میدان ہے۔ ماہر سماجیات چارلس ہینڈی (CHARLES HANDY) نے اپنی کتاب:

THE AGE OF UNREASON: 1990 ARROW BOOKS

میں کہا تھا" وہی معاشرہ جو تبدیلی کو خوش آمدید کہتا ہے وہ تبدیلی کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کر سکتا ہے بجائے اس کے کہ وہ صرف ردعمل میں پھنسے"

چوپڑا اس صورت حال سے یوں نبرد آزما ہوتا ہے۔

جب آپ کو مزاحمت کا سامنا ہو تو جان لیں کہ
اگر صورت حال کو تبدیل کرنے کی کوشش کی تو مزاحمت
اور بڑھ جائے گی۔ آپ کو دیار کے درخت کی طرح سختی
سے کھڑا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو طوفان میں پھٹ کر گر جاتا
ہے اس کی بجائے آپ سرکنڈے کی طرح لچک دار ہوں'
جو طوفان میں بیٹھ جاتا ہے اور بچا رہتا ہے۔

اس کا کہنا ہے کہ نقطہ نظر کے دفاع سے مکمل احتراز کیجئے۔ جب آپ کے پاس

دفاع کرنے کا نقطہ نظر نہیں ہو گا تو آپ بحث پیدا نہیں ہونے دیتے اور اگر آپ ایسا مستقل طور پر کریں تو مزاحمت اور جھگڑا ختم ہو جائے گا۔

ہاکنگز نے بہت تجریدی انداز میں یہ بات کہنے کی کوشش کی ہے کہ انسان کے فیصلوں میں آزادی کا عنصر بہت معمولی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ جبریہ احکامات کے وجود کا سراغ ممکن ہے۔

دیپک چوپڑا کا کہنا ہے کہ ہم وہ نوع انسان ہیں جنہیں کبھی کبھار روحانی تجربہ ہوتا ہے لیکن صورتحال بالکل برعکس ہے یعنی ہم وہ روحانی نوع ہیں جنہیں کبھی کبھار انسانی تجربہ ہوتا ہے۔

ان فطری قوانین پر بنیاد رکھتے ہوئے جو تخلیق پر حاوی ہیں یہ کتاب اس مفروضے کو توڑ دیتی ہے کہ کامیابی محنت' سخت گیر منصوبوں اور خواہشات کے بہاؤ کا نتیجہ ہے۔ اصل پیغام یہ ہے فطرت کا اظہار آفاقی محبت ہے اور انسانوں کو بھی بقائے دوام کے اس معمولی عرصہ میں جسے زندگی کہتے ہیں محبت' شفقت' پیار' ایثار اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کے لئے یہ عرصہ گزارنا چاہیئے اور اسی طرح ہم خوشی' مسرت اور خوشحالی کے حصول کے لئے ایک دوسرے کے مددگار ہو سکتے ہیں۔

چارلس ہینڈی نے اپنی مذکورہ کتاب میں دلیل دی تھی کہ آنے والے وقت میں عقل کی بجائے لاعقلی کامیابی دلائے گی۔ چوپڑا نے بھی قدیم دانش کو بکمال ہوشیاری عقلی تصور کی بجائے لاعقلی کے طور پر پیش کیا ہے وہ کامیابی اور خوشحالی کے حصول کے لئے ایک چوکس زندگی کا تناظر پیش کرتا ہے۔ بقول اس کے ایک دفعہ جب ہم اپنی حقیقی فطرت کو پالیتے ہیں اور فطری قانون کے ساتھ ہم آہنگ ہونا سیکھ لیتے ہیں تو اچھی صحت' بھرپور تعلقات' قوت' جوش اور زندگی کی فلاح کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

بے داغ امکانی قوت سے چوپڑا کی مراد ذہن کو گردوپیش پھیلی آلودگی سے پاک کرنا اور فطری زندگی سے قریب ترین کرنا ہے۔ اس قربت سے مراد فطرت کی دانش کا مطالعہ ہے۔ یہ مطالعہ' مشاہدہ' خاموشی اور روحانی رابطہ سے حاصل ہوتا ہے اور چونکہ

لازوال امکانی قوت کا دائرہ اثر آپ کی ذات ہے اور جب تک یہ ذات روحانی مسرت حاصل نہیں کرتی اس وقت تک آگہی تک پہنچ حاصل نہیں ہو سکتی۔

روحانی مسرت تخلیقی قوت کی بنیاد ہے۔ اسے پانے کے لئے خوف سے دوری، انا کی قوت سے باہر نکلنا اور گہری خاموشی کا حصول ہے۔ یہ کیفیت انا سے چھٹکارا اور قیاس آرائی سے گریز میں ممکن ہے جو آپ کو مقام حیرت میں لے جاتی ہے اور یہ روحانی ماہیت کو جاننے کی طرف پہلا قدم ہے۔ اس طرح آپ قوت عمل کی اتھاہ گہرائی کی تمنا کرتے ہیں جو عزم کو بنتی ہے اور یوں آپ اپنی تقدیر کو رقم کرنا شروع کرتے ہیں۔

دوسرے قانون کی بنیاد قربانی ہے۔ قربانی ہمیشہ سے انسانی تاریخ میں اہم مقام پر فائز ہے۔ تمنا اور عزم قربانی چاہتے ہیں اور وہ بھی عزیز ترین چیزوں کی۔ دراصل قربانی آپ کی نفسیاتی ماہیت کو صحت مند رکھتی ہے وگرنہ لالچ کی بیماری اس قوت کو چاٹ جاتی ہے۔ چنانچہ ایک دوسرے سے تحائف اور لین دین ضروری ہیں ورنہ زندگی جمود کا شکار ہو جاتی ہے۔ دینے کا بہاؤ ہی آپ کو وصول کرنے کے قابل بناتا ہے۔ اس ضمن میں انسانی تاریخ کا مطالعہ گواہ ہے کہ قربانی دینے والے لوگوں کے کارناموں سے ہی دوسروں نے چراغ جلائے ہیں اور اپنے سماج کو زندہ رکھا ہے۔

تیسرے قانون میں چوپڑا نے انسانی اعمال اور اس کے نتیجہ میں ہونے والے نتائج کو ان انتخابات سے موسوم کیا ہے جو ہر انسان اپنی زندگی میں وقتاً فوقتاً کرتا ہے۔ ہمارے خیالات، الفاظ اور اعمال کامیابی یا ناکامی کے لئے بہت اہم ہیں۔ ایک دفعہ کسی شخص نے ایک خاتون کو خوشگوار ماحول میں اپنی مدد کا یقین دلانے کی کوشش کی تو خاتون نے اس سے کہا " دیکھو اتنا اچھا بھی نہ بنو کہ اس کے بعد دوسرا شخص زندگی میں جی نہ سکے۔ " تو اعمال اچھے ہوں یا برے دونوں میں انتخابات اہمیت کے حامل ہیں اور کوشش کیجئے کہ اگر کچھ اقدام قابل تصحیح ہیں تو تصحیح کی جائے۔

چوپڑا اعمال کو کرموں کی تفصیلات بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ عمل یاد پیدا کرتا ہے یاد خواہش پیدا کرتی ہے اور اس طرح دوبارہ عمل وجود میں آتا ہے۔ چنانچہ یاد اور

خواہش دوبارہ اعمال پیدا کرتے ہیں اور اس طرح یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ شعوری انتخاب کئے جائیں جو دوسروں کے لئے فلاح اور بہبود کا باعث ہوں۔

چوپڑا نے چوتھے قانون میں اہم بات یہ کی ہے کہ قیاس آرائی سے گریز کیا جائے اور لوگوں' اشیاء اور حالات و واقعات پر حکم نہ لگایا جائے کیونکہ اس طرح سے آپ فطرت کی منصوبہ بندی میں رخنہ اندازی کرتے ہیں جو نقصان دہ ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ جب آپ مدافعتی رویہ اپنائیں گے' دوسروں کو الزام دیں گے اور سب کے سامنے ہار کو تسلیم نہیں کریں گے تو آپ کی زندگی کو مزاحمت کا سامنا ہو گا اس لئے بہتر ہے کہ آپ اس درخت کے رویہ کو اپنائیں جو طوفان میں اپنی نرمی سے اس کی سختی کو جھیل لیتا ہے اور نقصان نہیں اٹھاتا۔ اس لئے ہمیشہ چیزوں کے بارے راضی برضا رہنے کی کوشش کریں۔

قانون نیت کو چوپڑا نے تخلیق کی بنیاد قرار دیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ نیت رکاوٹ سے ماورا بے داغ امکانی قوت کے بہاؤ کی بنیاد ڈالتی ہے اور معجزوں کو وجود میں لاتی ہے لیکن ضروری یہ ہے کہ نیت دوسروں کی بھلائی کے لئے ہو۔

قانون عدم وابستگی سے مراد تبدیلیوں کو اپنانا ہے اگر آپ تبدیلیوں کو نہیں اپنائیں گے تو آگے نہیں جا سکیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ چیزوں اور حالات و واقعات سے عدم وابستہ رہیں ورنہ یاد عمل کو جنم دے گی اور کرموں کا سلسلہ پھر شروع ہو جائے گا۔

کرم کے قانون میں وہ انسانوں کو دعوت دیتا ہے کہ اپنی فطرت صلاحیت کو اجاگر کرو کیونکہ اس کے ذریعے ہی آپ انسانیت کی فلاح اور بھلائی کر سکتے ہیں۔ فطری صلاحیتیں پوشیدہ قوتیں ہیں جن میں خواہشات کو عملی جامہ پہنانے کی بے انتہا صلاحیت موجود ہے۔

وقت سے ماورا دانش اور کتاب میں تحریر عملی اقدام پر عمل کر کے آپ کامیابی

کی جانب گامزن ہو سکیں گے۔ ایسی بے شمار فائدہ مند باتوں سے بھرپور ایک ایسی کتاب ہے جسے آپ بار بار پڑھیں گے۔

فطرت کے پراسرار رازوں کو سمجھنے کی کوشش ہر ذی شعور کرتا ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ اس کوشش کی ایک کڑی ہے۔ یہ فیصلہ کرنا کہ یہ کس حد تک انسانوں کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے میرے قارئین کے ہاتھ میں ہے۔

ظفر عظیم

آغاز

گو اس کتاب کا عنوان " کامیابی کے سات روحانی قوانین " ہے مگر اس کو زندگی کے سات روحانی اصولوں کے نام سے بھی پکارا جا سکتا ہے کیونکہ یہ وہی اصول ہیں جنہیں فطرت ہر شے کو مادی وجود میں لانے کے لئے استعمال کرتی ہے یعنی ہر وہ شے جسے ہم دیکھ، سن، چکھ، سونگھ اور چھو سکتے ہیں۔

خوشحالی کی تخلیق : تمام ممکنات میں دولت کا شعور۔

Creating Affluence: Wealth Consciousness in the Field of All Possibilities

نامی میری کتاب میں دولت سے آگہی کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے جو فطرت کے حقیقی نظام کے شعور پر بنیاد رکھتا ہے۔ کامیابی کے سات روحانی اصول اس تعلیم کا لب لباب ہیں۔ جب یہ علم آپ کے شعور میں شریک ہو جاتا ہے تو یہ آپ کو وہ اہلیت عطا کرتا ہے جس کے ذریعے آپ آسانی سے لامحدود دولت اور ہر کوشش میں کامیابی کا تجربہ حاصل کر سکیں گے۔

زندگی میں کامیابی کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے کہ یہ خوشی میں مسلسل اضافہ اور بتدریج اہم مقاصد کا حصول ہے۔ کامیابی وہ اہلیت ہے جو انتہائی آسانی سے آپ کی خواہشات کو پورا کر دے پھر بھی کامیابی بشمول دولت کا حصول ہمیشہ سے ایک ایسا ضابطہ سمجھا گیا ہے جو محنت مانگتا ہے اور اس کا حصول دوسروں کا نقصان سمجھا جاتا ہے۔ ہمیں

کامیابی اور خوشحالی کے لئے زیادہ روحانی طریقہ کار کی ضرورت ہے جو درحقیقت آپ کے لئے ہر اچھی چیز کا بستات میں میسر آتا ہے۔ روحانی قانون سے آگہی اور اس پر عمل درآمد سے ہم اپنے آپ کو فطرت سے ہم آہنگ کرتے ہیں اور بے خوف انداز میں خوشی اور محبت کی تخلیق کرتے ہیں۔

کامیابی کے کئی ایک پہلو ہیں۔ مادی دولت اس کا ایک ضروری عنصر ہے۔ علاوہ ازیں کامیابی بذات خود منزل نہیں بلکہ ایک سفر ہے۔ مادی اشیاء کی فراوانی کی واضح موجودگی وہ امر ہے جو اس سفر کو مزید پر لطف بنا دیتا ہے۔ بہرحال کامیابی میں اچھی صحت' قوت اور پر جوش زندگی' بھرپور تعلقات' تخلیق کی آزادی' جذباتی اور نفسیاتی توازن' فلاح کا شعور اور ذہنی سکون بھی شامل ہیں۔

ان تمام اشیاء کے حصول کے تجربہ کے باوجود ہم نامکمل ہی رہیں گے جب تک ہم درون خانہ روحانیت کا بیج نہ بو لیں۔ حقیقت میں پوشیدہ انداز میں ہم فطرت کا توازن ہیں اور دیوی دیوتا جو ہمارے خمیر میں گندھے ہوئے ہیں مکمل آشکار ہونا چاہتے ہیں۔ اس انداز میں کامیابی معجزات کا تجربہ ہے۔ یہ درون خانہ فطرت کا ظہور ہوتا ہے۔ ہم جہاں کہیں بھی جائیں اور جو کچھ بھی ہمارے شعور میں ہو الوہیت کی آگہی یہ ہی ہے۔ ایک بچے کی نگہ میں' پھول کی خوبصورتی میں اور پرندے کی اڑان میں۔ جب ہم اپنی زندگی کو فطرت کے معجزے کے اظہار کے طور پر محسوس کرنا شروع کریں گے۔ کبھی کبھار نہیں بلکہ ہمیشہ۔ تب ہمیں کامیابی کے حقیقی مفہوم کا اندازہ ہو گا۔



سات روحانی اصولوں کی تشریح سے قبل ہمیں قانون کے تصور کو سمجھ لینا چاہئے۔ قانون وہ طریقہ کار ہے جس کی بدولت غیر ظاہر شدہ' ظاہر ہو جاتا ہے۔ جس سے

مشاہدہ نگار خود صاحب مشاہدہ بن جاتا ہے۔ صاحب عرفان بذات خود نظارہ بن جاتا ہے۔ اس طریقہ کار سے خواب دیکھنے والا خواب کو آشکار کرتا ہے۔

مادی دنیا میں وجود رکھنے والی ہر شے اور تمام تخلیقات پر اسراریت کا اپنے آپ کو ظاہر کرنے کا نتیجہ ہیں۔ ہر شے جس کا ہم نظارہ کرتے ہیں اس کی بنیاد نامعلوم ہے۔ ہمارا مادی جسم' مادی دنیا اور ہر وہ شے جسے ہم اپنے حواس کے ذریعے محسوس کرتے ہیں غیر ظاہر شدہ کی ماہیت کی تبدیلی ہے۔ نامعلوم اور ان دیکھے کا ظاہر ہونا اسے پہچانتا اور اس کا نظارہ کرتا ہے۔

مادی دنیا ذات کے درون خانہ لوٹنے کے عمل کے سوا اور کچھ نہیں تاکہ وہ بذات خود روح' ذہن اور مادی وجود کا تجربہ حاصل کر سکے۔ بہ الفاظ دیگر تخلیق کے تمام سوتے وہ طریقہ کار ہیں جس کے ذریعے ذات یا روح اپنا اظہار کرتی ہے۔ ہمیشہ سے موجود زندگی کے رقص میں آگہی کا تسلسل مقصد کائنات کا اظہار ہے۔

تمام تخلیقات کی بنیاد الوہیت (یا روح) ہے۔ تخلیق کا طریقہ کار الوہیت کا تھرکنا (یا ذہن کا) ہے اور تخلیق کا مقصد مادی دنیا ہے (جس میں مادی وجود شامل ہے) حقیقت کے یہ تین عناصر یعنی روح' ذہن اور جسم یا مشاہدہ نگار' مشاہدہ کا طریقہ کار اور صاحب مشاہدہ بنیادی طور پر ایک ہی چیز ہیں۔ ان تمام کا ظہور ایک ہی مقام سے ہے۔ یعنی غیر ملاوٹ شدہ الہیت جو مکمل طور غیر آشکار ہے۔

کائنات کے مادی قوانین درحقیقت الوہیت کے تھرکنے یا آگہی کے رقص کا یہ سمپورن طریقہ کار ہے۔ جب ہم ان قوانین کو سمجھ کر اپنی زندگیوں میں عمل پیرا کرتے ہیں تو ہر وہ چیز جس کی ہمیں طلب ہو گی اس کی تخلیق ہو سکتی ہے کیونکہ فطرت ان ہی قوانین کو استعمال کرتی ہے۔ جنگل اگانے' کہکشاں یا کسی ستارہ یا انسانی جسم کو تخلیق کرنے کے لئے اور یہ ہی اصول ہماری من پسند خواہشات کی مکمل تکمیل بھی کر سکتے ہیں۔

آئیے ! کامیابی کے سات روحانی اصولوں کا مطالعہ کریں اور غور کریں کہ اپنی زندگیوں میں انہیں عملی طور پر کیسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

باب اول

بے داغ امکانی توانائی کا قانون

تمام تخلیق کی بنیاد بے آگہی ہے۔ بے داغ امکانی توانائی پر اسراریت کا راز فاش کرنے کے لئے اظہار کی تلاش میں ہے۔

اور جب ہمیں احساس ہوتا ہے کہ ہمارا بے داغ ضمیر مطلق امکانی توانائی ہے تو ہم اس مطلق توانائی سے ہم آہنگ ہوتے ہیں جو کائنات کی ہر شے کا اظہار کرتی ہے۔

ابتدا میں
نہ وجود تھا اور نہ ہی غیر وجود
مکمل کائنات پوشیدہ قوت تھی
اس کے علاوہ کوئی وجود نہ تھا
اس نے زندگی کے بغیر
اپنی قوت سے سانس لینا شروع کیا

تخلیق کا گیت " رگ وید "

کامیابی کا پہلا روحانی ضابطہ بے داغ امکانی قوت کا قانون ہے۔ اس قانون کی بنیاد اس امر پر ہے کہ ہم اپنی اساسی حالت میں بے داغ آگہی ہیں۔ بے داغ آگہی مطلق امکانی قوت ہے۔ یہ تمام ممکنات اور لامحدود تخلیق کا شعبہ ہے۔ بے داغ آگہی ہماری روحانی ماہیت ہے۔ لامحدود اور غیر مقید ہونے کے ناطے یہ مطلق خوشی ہے۔ آگہی کی دوسری خصوصیات علم' لامحدود خاموشی' کامل نظم' پر عزمی' سادگی اور روحانی مسرت ہیں۔ یہ ہماری اساسی فطرت ہے جو ایک بے داغ امکانی قوت ہے۔

جب آپ اپنی اساسی فطرت کو پالیتے ہیں تو جان جاتے ہیں کہ اپ کی اصلیت کیا ہے؟ یہ آگہی بذات خود ان خوابوں کو پورا کرنے کی اہلیت ہے جو آپ نے بنے ہیں کیونکہ آپ لازوال امکانی قوت ہیں۔ جو کچھ موجود تھا' ہے اور ہو گا اس کی ناقابل پیمائش مخفی صلاحیت۔ بے داغ امکانی توانائی کے قانون کو وحدانیت کا قانون بھی کہا جا سکتا ہے کیونکہ زندگی کی رنگا رنگی کے پیچھے ایک مکمل پر اثر روح ہے۔ یہ توانائی کا میدان اور آپ ایک دوسرے سے جدا نہیں۔ بے داغ امکانی قوت کا دائرہ اثر آپ کی ذات ہے اور جتنا آپ اپنی اصلی فطرت کو پائیں گے اتنا ہی آپ بے داغ امکانی قوت کے دائرہ اثر کے

قریب ہوں گے۔

ذات کا تجربہ یا ذات کا حوالہ دینے کے عمل کا مفہوم یہ ہے کہ ہمارے اندرونی حوالے کا نکتہ ہماری اپنی روح ہے ہمارے تجربے کے مشاہدات نہیں۔ ذات کے حوالہ دینے کے عمل کا الٹ مشاہدہ کا حوالہ دینے کا عمل ہے۔ مشاہدہ کے حوالے دینے کے عمل میں ہم ہمیشہ ذات سے باہر کے مشاہدہ کے زیر اثر ہوں گے۔ جس میں موجود صورتحال' ماحول' لوگ اور مادی اشیاء شامل ہیں۔ اس عمل میں ہم مستقل طور پر دوسروں کی رضامندی کے منتظر رہتے ہیں۔ ہماری سوچ اور رویے ہمیشہ جواب کے منتظر رہے ہیں کیونکہ ان کی بنیاد خوف پر قائم ہے۔

خارجی اشیاء (ماورائے ذات) کے مشاہدہ کا حوالہ دینے کے عمل میں اشیاء کے تقابل کے معیار کی ضرورت کو ہم شدت سے محسوس کرتے ہیں۔ ایک بیرونی قوت کی انتہائی ضرورت کو بھی محسوس کیا جاتا ہے۔ اشیاء کی پسندیدگی' تقابل کے معیار کی ضرورت اور بیرونی قوت ایسی ضروریات ہیں جو خوف پر مبنی ہیں۔ اس قسم کی قوت بے داغ امکانی قوت نہیں اور نہ ہی روحانی یا حقیقی قوت ہے۔ جب ہم روحانی قوت کے تجربے سے گزرتے ہیں تو اس میں خوف نہیں ہوتا۔ نہ اسے قابو کرنے کی کوئی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی بیرونی قوت کی منظوری کی خواہش۔

خارجی اشیاء (ماورائے ذات) کے حوالے میں آپ کے اندرونی حوالہ کا مرکز انا ہے لیکن انا وہ شے نہیں جو آپ کی حقیقی ذات ہے۔ انا آپ کا ذاتی خاکہ ہے۔ یہ ایک سماجی نقاب ہے۔ یہ وہ کردار ہے جو آپ ادا کر رہے ہیں۔ آپ کا سماجی نقاب پسندیدگی کا مرہون منت ہے۔ یہ وہ نظم و ضبط چاہتا ہے جسے قوت برقرار رکھ سکتی ہے کیونکہ یہ خوف کی پیداوار ہے۔

آپ کی حقیقی ذات جو آپ کی فطرت اور روح ہے۔ ان معاملات سے مکمل آزاد ہے۔ یہ نکتہ چینی سے ماورا ہے۔ یہ کسی بھی للکار سے خوفزدہ نہیں اور نہ ہی یہ کسی سے اپنے آپ کو کمتر خیال کرتی ہے۔ اس کے باوجود یہ حلیم ہے اور اپنے آپ کو کسی سے

برتر خیال نہیں کرتی کیونکہ یہ تسلیم کرتی ہے کہ دیگر سب کچھ بھی وہ ہی کچھ ہے یعنی یہ ہی روح مختلف بھیسوں میں موجود ہے۔

ذات کا حوالہ دینے کے عمل اور مشاہدہ کا حوالہ دینے کے عمل میں یہ ہی بنیادی فرق ہے۔ خارجی اشیاء اور ذات کے حوالے کے عمل میں آپ اپنی اصلی ماہیت سے آگہی حاصل کرتے ہیں جو کسی بھی للکار سے خوفزدہ نہیں۔ وہ تمام لوگوں کے لئے باادب ہے اور وہ کسی سے بھی اپنے آپ کو کمتر محسوس نہیں کرتی۔ چنانچہ حقیقی قوت روحانی طاقت ہے۔

خارجی اشیاء کے حوالہ دینے پر محیط قوت یقینی طور پر پرفریب ہے۔ انا پر بنیاد رکھتے ہوئے یہ قوت اتنی ہی دیر پراثر رہے گی جتنی دیر مشاہدہ کا موضوع سامنے ہے۔ اگر آپ کسی خطاب کے مالک ہیں یا کسی ملک کے صدر یا کسی کارپوریشن کے چیرمین ہیں یا آپ کے پاس بہت زیادہ دولت ہے وہ دولت جس سے آپ لطف اندوز ہوتے ہیں۔ وہ عہدہ یا خطاب جو آپ کے پاس ہے اس میں یہ قوت موجود ہے۔ انا کی قوت اتنی ہی دیر زندہ رہے گی جتنی دیر یہ چیزیں باقی رہتی ہیں۔ جونہی خطاب' عہدہ اور دولت چلی جاتی ہے ساتھ ہی یہ قوت بھی رخصت ہو جاتی ہے۔

دوسری جانب ذاتی کشش کی بنیاد ضمیر کی پہچان ہے اور یہ مستقل طور رواں ہے۔ اس کشش کی کچھ خصوصیات ہیں۔ یہ آپ کے من پسند لوگوں اور اشیاء کو آپ کی جانب متوجہ کرتی ہے اور لوگوں' مواقعوں اور حالات کو آپ کی خواہشات کے حصول کے لئے مددگار بنا دیتی ہے۔ اسے فطرت کے قوانین کی مدد بھی کہتے ہیں۔ یہ خدائی مدد ہے۔ یہ وہ مدد ہے جو خدا کا لطف و کرم ہے۔ آپ کی کشش ایسی ہوتی ہے کہ آپ لوگوں سے اور لوگ آپ سے دلی تعلق کا لطف اٹھاتے ہیں۔ آپ کی کشش ماں کی ممتا کی طرح ہوتی ہے۔ وہ ممتا جو حقیقی محبت سے وجود میں آتی ہے۔



ہم سب یہ داخ ادراکی توانائی سے قانون اور تمام تعلقات سے حاصل اثر کو اپنی زندگیوں میں کیسے استعمال کر سکتے ہیں؟ اگر آپ بے داغ ادراکی توانائی سے حاصل اثر کے فوائد سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں اور بے داغ ادراکی شعور میں فطری طور پر موجود حقایق سے بھرپور فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو اس تک پہنچ حاصل کرنا ہو گی۔ اس تک رسائی کا ایک طریقہ روزانہ دھیان اور مراقبہ کرنا اور قیاس آرائی سے گریز کرنا ہے۔ فطرت کے ساتھ وقت گزارنا اس شعبہ کی فطری صلاحیتوں یعنی لامحدود تخلیقی آزادی اور روحانی مسرت سے روشناس کرائے گا۔

خاموشی اختیار کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ کچھ وقت آپ تنہا گزاریں۔ خاموشی کے تجربے کے حصول کا مطلب وقفہ وقفہ سے گفتگو، ٹیلی ویژن دیکھنے، ریڈیو سننے اور کتاب پڑھنے سے گریز کرنا ہے۔ اگر آپ اپنے لئے کبھی بھی خاموشی کے تجربہ کو وقت نہیں دیتے تو یہ آپ کی اندرونی گفتگو کو مضطرب کر دے گا۔

خاموشی کے تجربے کے لئے کبھی کبھار کچھ دیر کے لئے وقت نکالیں یا اس کی یقین دہانی کریں کہ ہر روز کچھ دیر کے لئے خاموشی اختیار کی جائے گی۔ آپ یہ دو گھنٹہ کے لئے کر سکتے ہیں۔ اگر یہ محسوس ہو تو اسے ایک گھنٹے کے لئے کر سکتے ہیں۔ مگر کبھی کبھی اس وقفے کو بڑھا بھی لیں مثلاً مکمل دن یا دو دن حتیٰ کہ ایک ہفتہ۔

خاموشی کے اس تجربے میں کیا کچھ گزرتا ہے؟ ابتدائی طور پر یہ آپ کی اندرونی گفتگو کے لئے مزید اضطراب پیدا کرے گا۔ کچھ کہنے کا آپ کو شدید احساس ہو گا۔ مجھے ایسے لوگوں کا علم ہے جو پہلے ایک یا دو دن مکمل طور پر خبط کا شکار رہے یعنی اس وقت جب وہ خاموشی کے دورانیہ کے اضافہ کے لئے اپنے آپ کو پابند کر چکے تھے۔ اچانک ان پر عجلت اور اضطراب کا احساس عیاں ہوتا ہے لیکن جیسے جیسے وہ اس تجربہ سے گزرتے ہیں ان کا اندرونی مکالمہ خاموش ہونا شروع ہو جاتا ہے اور جلد ہی خاموشی گہرا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ تجربہ کے دوران کچھ عرصہ بعد ذہن ساتھ چھوڑ جاتا ہے اسے احساس ہو جاتا ہے کہ بار بار اسے دھرانا بے کار ہے کیونکہ اگر آپ

میں بیرونی روح اور انقلاب کرنے والا کھٹکا نہیں کرنا چاہتے تو ٹھہر جاؤ۔ جب اندرونی کھٹکا ختم ہو جاتی ہے تو آپ کو بے داغ امکانی قوت کے سناٹے کا احساس ہونا شروع ہوتا ہے۔

بے داغ امکانی قانون تک رسائی کا ایک انداز حسب سہولت وقفہ وقفہ سے خاموشی اختیار کرنے کی مشق ہے۔ مراقبہ میں وقت گزارنا دوسرا انداز ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ کم از کم تیس منٹ صبح اور تیس منٹ شام کو مراقبہ میں گزاریں۔ مراقبہ آپ کو سناٹے اور اس کے حلقہ اثر سے متعارف کرائے گا۔ اس سناٹے کے حلقہ اثر میں لامحدود ہم آہنگی کا حلقہ اثر ہے یعنی لامحدود انتظامی قوتوں کا حلقہ اثر اور حتمی تخلیق کی بنیاد موجود ہے جہاں ہر شے دوسری شے سے ناقابل تقسیم انداز میں پیوستہ ہے۔

پانچویں روحانی قانون میں بھی یعنی قانون نیت اور خواہش میں آپ کو اندازہ ہوگا کہ کس طرح آپ نیت کی کمزور تحریک کا آغاز اس میدان میں کریں گے اور خواہش کی سوچ کی کس طرح فی الفور تکمیل ہوگی لیکن اس سے قبل آپ کو گہری خاموشی کے تجربے سے گزرنا ہوگا۔ آپ کی خواہشات کے اظہار کے لئے گہری خاموشی پہلی مانگ ہے کیونکہ سناٹا بے داغ قوت سے رابطے کا ذریعہ ہے جو آپ کے لئے لامحدود تفصیلات مرتب کر سکتا ہے۔

پرسکون تالاب میں پتھر پھینکنے کے منظر کو سوچیں اور پیدا شدہ اضطراب پر غور کریں۔ کچھ دیر بعد جب اضطراب پرسکون ہو جائے تو شاید آپ دوبارہ پتھر پھینکنا پسند کریں۔ یہ بالکل وہی انداز ہے جس طرح آپ بے داغ خاموشی کے حلقہ اثر میں داخل ہوتے ہوئے اپنی شناخت کرواتے ہیں۔ اس خاموشی میں نیت کی انتہائی کمزور تحریک بھی پھیلی ہوئی آفاقی آگہی کے حلقہ اثر میں اضطراب پیدا کرے گی۔ یہ حلقہ اثر ہر شے کا رابطہ دوسری شے سے جوڑتا ہے۔ اگر آپ آگہی کے دوران ٹھہراؤ حاصل نہ کر سکیں اور آپ کا ذہن اضطراب سے بھرپور سمندر کی طرح ہو تو اس میں اگر ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ کو بھی پھینک دیں گے تو کسی قسم کا احساس نہیں ہوگا۔ بائبل میں یوں تحریر ہے۔

" پرسکون ہو جاؤ اور سمجھو کہ میں دیوتا ہوں " یہ کچھ صرف مراقبہ کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

بے داغ امکانی قوت تک پہنچنے کے لئے ایک دوسرا راستہ قیاس آرائی سے گریز کرنے پر عمل کرنا ہے۔ قیاس آرائی میں چیزوں کے بارے میں مستقل طور پر اچھا یا برا، غلط یا صحیح کا حکم لگانا ہے۔ جب آپ مستقل طور حکم لگا رہے ہوتے ہیں یا شناخت کرتے ہیں۔ نام دیتے ہیں اور تجزیہ کر رہے ہوتے ہیں تو آپ اپنی اندرونی گفتگو میں اضطراب پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ اضطراب بے داغ امکانی قوت کے میدان اور آپ کے مابین قوت کی روانی کو روکتا ہے اور حقیقی معنوں میں آپ کے خیالات کے مابین تحیر کو کچل دیتا ہے۔

یہ تحیر بے داغ قوت کے ساتھ آپ کا تعلق ہے۔ یہ بے داغ آگہی کی وہ حالت ہے جو خیالات کے مابین مقام حیرت ہے۔ وہ اندرونی سکون ہے جو آپ کو حقیقی قوت سے رابطہ کراتا ہے اور جب آپ حیرت کو کچل دیتے ہیں تو آپ بے داغ امکانی قوت اور لامحدود تخلیق کے ساتھ اپنے تعلق کو کچل دیتے ہیں۔

" معجزوں کے خطبات "A COURSE IN MIRACLES نامی کتاب میں ایک دعا یوں رقم طراز ہے۔

" آج جو کچھ بھی وقوع پذیر ہوا میں اس پر قیاس آرائی نہیں کروں گا۔ "قیاس آرائی سے گریز آپ کے ذہن میں ٹھہراؤ پیدا کرتا ہے اس لئے یہ ایک اچھا خیال ہے کہ دن کی ابتداء اس جملہ سے کی جائے اور سارا دن اس جملے کے بارے میں اپنے آپ کو یاد دہانی کرائی جائے یا اس وقت جب آپ کوئی قیاس آرائی کرنا شروع کریں۔ اگر اس طریقہ پر سارا دن عمل کرنا مشکل نظر آئے تو اس صورت میں آپ اپنے آپ سے عہد کریں کہ اگلے دو گھنٹے تک کسی بھی شے کے بارے میں کوئی قیاس آرائی نہیں کروں گا یا اگلے دو گھنٹے میں قیاس آرائی سے گریز کا تجربہ کروں گا پھر اس وقفہ کو رفتہ رفتہ بڑھا دیں۔

خاموشی' مراقبہ اور قیاس آرائی سے گریز کے ذریعے آپ کی رسائی پہلے قانون تک ہو جائے گی یعنی بے داغ امکانی قوت کے قانون تک۔ جب ایک دفعہ آپ اسے شروع کریں گے تو اس عمل میں آپ ایک چوتھے رکن کا اضافہ کر سکتے ہیں اور وہ فطرت کے ساتھ براہ راست رابطے کا باقاعدہ عمل ہے۔ فطرت کے ساتھ وقت گزارنا آپ کو اس قابل بناتا ہے کہ زندگی کی تمام قوتوں کے ارکان سے ایک متوازن رشتہ کا تعلق پیدا کر سکیں جو سمپورن زندگی سے اتحاد کا احساس دلاتا ہے۔ خواہ یہ چشمہ ہو یا جنگل یا پہاڑ' جھیل ہو یا سمندر کنارا فطرت کی حساسیت سے تعلق آپ کو بے داغ امکانی قوت کے حصار تک پہنچنے میں مدد دے گا۔

آپ کو اپنی ذات کی گہرائی کے جوہر تک رسائی کو ضرور حاصل کرنا چاہیے۔ یہ حقیقی جوہر انا سے پرے ہے۔ یہ بے خوف ہے۔ نکتہ چینی سے آزاد اور کسی بھی للکار سے خوف زدہ نہیں ہے۔ یہ نہ تو کسی سے کمتر ہے نہ ہی کسی سے بدتر ہے۔ یہ جلوہ' پراسراریت اور سحر سے لبریز ہے۔

بے داغ حقیقت تک رسائی آپ کو تعلق کے آئینے تک پہنچنے کی نظر عطا کرے گی کیونکہ مکمل تعلق آپ کا اپنے آپ سے تعلق کا عکس ہے۔ مثال کے طور پر اگر آپ کو گناہ کا احساس ہو' خوف' دولت' کامیابی یا دیگر اشیاء کے بارے میں غیر محفوظ ہونے کا احساس ہو تو یہ آئینہ دار ہے گناہ' خوف اور غیر محفوظ ہونے کے احساس کا جو آپ کی شخصیت کا بنیادی پہلو ہے۔ وجود کے بنیادی مسئلہ کو دولت کی کوئی مد یا کامیابی حل نہیں کر سکتی صرف ذات سے جان پہچان ہی بے داغ زخم بھر سکتی ہے یا پھر آپ اپنی ذات کے علم سے پوری طرح آگاہ ہوں۔ جب حقیقی طور پر آپ اپنی اصلی فطرت کو پہچان لیتے ہیں تو پھر آپ کبھی احساس گناہ' خوف' دولت یا ثروت یا خواہش کی تکمیل کے بارے میں غیر محفوظ ہونے کا خیال نہیں کریں گے کیونکہ آپ کو احساس ہو جائے گا کہ مادی دولت کا لب لباب زندگی کی قوت ہے۔ یہ بے داغ امکانی قوت ہے اور بے داغ امکانی قوت آپ کی حقیقی فطرت ہے۔

جوں جوں آپ اپنی حقیقی فطرت کی جانب زیادہ رسائی حاصل کرتے ہیں ویسے ہی آپ فوری طور پر تخلیقی خیالات موصول کرنے لگتے ہیں۔ کیونکہ بے داغ امکانی قوت کا حصار لامحدود تخلیقی اور حقیقی دانش کا حصار ہے۔

آسٹریا کے فلسفی اور شاعر فرانز کافکا نے ایک دفعہ کہا تھا کہ " آپ کو اپنا کمرہ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ اپنی میز پر بیٹھیں اور سنیں۔ آپ کو سننے کی بھی ضرورت نہیں ذرا انتظار کریں۔ آپ کو انتظار کی بھی ضرورت نہیں۔ صرف خاموش رہنا سیکھیے۔ پرسکون اور تنہا۔ پھر یہ جہاں بے نقاب ہو کر خوشی سے آپ کی طرف لڑھکتا چلا آئے گا۔ اس کے پاس کوئی چارہ کار نہیں ہو گا ماسوائے یہ کہ وہ آپ کے قدموں میں لڑھکتا ہوا چلا آئے۔ "

کائنات کی امارت۔ کائنات کی فراوانی کا بے اندازہ اظہار۔ فطرت کے تخلیقی ذہن کی جھلک ہے۔ آپ جتنا زیادہ فطرت ذہن کے قریب ہوں گے۔ اتنی ہی آپ کی رسائی لامحدود اور بے بہا تخلیق کی طرف ہو گی۔ اس لامحدود' شاندار اور بے بہا تخلیقی ذہن تک رسائی کے لئے آپ کو اپنی اندرونی گفتگو کے اضطراب سے نکلنا ہو گا۔ اس طرح خاموش' بے مہار اور لامحدود ذہن قوت محرکہ والے محدود اور انفرادی ذہن کے ساتھ ساتھ موجود ہے۔ یہ نازک شراکت بیک وقت سناٹے اور حرکت کا مکمل توازن ہے۔ جو آپ کی خواہش کے مطابق ہر شے کی تخلیق کر سکتا ہے۔ یہ اضداد کی ہم موجودیت۔ بیک وقت ٹھہراؤ اور متحرک پن۔ آپ کو لوگوں' صورتحال' حالات اور اشیاء کی ضرورت سے آزاد کر دیتا ہے۔

جب ٹھہراؤ اور متحرک پن کے حسین امتزاج کو آپ خاموشی سے تسلیم کر لیتے ہیں تو آپ قوت کی دنیا کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتے ہیں۔ مقادیری مرکب جو غیرمادی اور خام مال ہے اور مادی دنیا کی بنیاد ہے۔ قوت کی یہ دنیا مائع دار ہے۔ متحرک' لچک دار اور حرکت میں متواتر تبدیل ہو رہی ہے اور بیک وقت یہ ناقابل تسخیر' ساکت' خاموش' لازوال اور بے آواز ہے۔

ساکت پن بذات خود تخلیق کی بے داغ قوت ہے۔ حرکت بذات خود تخلیق

ہے جسے اظہار کے کچھ حصوں تک محدود کر دیا گیا ہے۔ لیکن حرکت اور ٹھہراؤ کا مجموعہ آپ کو ہر جانب تخلیق کے لئے کھول دیتا ہے۔ یعنی جہاں تک ممکن ہو آپ کی سوچ کا توجہ پن آپ کو لے جائے۔

نقل و حرکت اور سرگرمی کے دوران آپ جہاں کہیں بھی جائیں اپنی گہری خاموشی کو قائم رکھیں۔ تب آپ کے گرد ابتر نقل و حرکت تخلیقی بند تک یعنی بے داغ امکانی توانائی کے میدان تک آپ کی رسائی کو نہیں روک سکے گی۔



بے داغ امکانی قوت کے قانون پر عمل پیرا ہونا

مندرجہ ذیل اقدامات کی یقین دہانی کے بعد میں بے داغ امکانی قوت کے قانون کو متحرک کروں گا۔

☆ ۔ ہر روز وقت نکال کر خاموشی اور تنہائی میں' میں بے داغ امکانی قوت کے ساتھ رابطہ کروں گا۔ میں تنہائی میں مراقبہ کے لئے دن میں کم از کم دو بار تقریباً 30 منٹ صبح اور 30 منٹ شام کو ساکت بیٹھوں گا۔

☆ ۔ میں ہر روز وقت نکالوں گا فطرت کے ساتھ رابطہ اور خاموشی سے ہر چیز میں پنہاں دانش کا مطالعہ کرنے کے لئے۔ میں ساکت بیٹھ کر ڈوبتے ہوئے سورج کا نظارہ کروں گا یا سمندر کی آواز سنوں گا یا چشمہ کی آواز یا صرف کسی پھول کی خوشبو سونگھوں گا۔ ذاتی خاموشی کے آنند میں اور فطرت سے رابطہ کے ذریعے میں صدیوں کی زندگی کے وفور جذبات کا لطف' بے داغ امکانی قوت اور لامحدود تخلیق کے میدان سے اٹھاؤں گا۔

☆ ۔ میں قیاس آرائی سے پرہیز کی کوشش کروں گا اور میں اپنا دن اس بیان سے شروع کروں گا کہ " آج کے واقعات پر میں قیاس آرائی نہیں کروں گا اور سارا دن میں اپنے آپ کو قیاس آرائی سے گریز باور کراتا رہوں گا۔"

باب دوم

لین دین کا قانون

کائنات متحرک تبادلوں کے ذریعے رواں ہوتی ہے۔ کائنات میں لینا یا دینا قوت کی روانی کے مختلف پہلو ہیں۔ اپنی پسندیدہ چیز کی قربانی کی رضامندی ہماری زندگیوں میں رواں کائناتی قوت کے تسلسل کو قائم رکھتی ہے۔



جس نازک پیکر کو آپ بار بار خالی کرتے ہیں
اسے ہمیشہ کے لئے حیات نو سے بھر لو
یہ بانس کی چھوٹی سی بانسری
جسے آپ وادیوں اور پہاڑوں پر لئے پھرتے ہیں اور
جس کے ذریعے آپ نے نئے اور زندہ جاوید سروں کو چھیڑا ہے
آپ کے لامحدود نذرانے
میرے ان چھوٹے چھوٹے ہاتھوں پر پہنچ جاتے ہیں
صدیاں بیت گئی ہیں لیکن آپ ابھی انہیں انڈیل رہے ہیں
اور اور بھرنے کے لئے اب بھی جگہ خالی ہے

رابندر ناتھ ٹیگور۔ گیتانجلی

کامیابی کا دوسرا روحانی قانون " لین اور دین کا قانون " ہے۔ اسے " نذرانہ دینے کا قانون " بھی کہا جا سکتا ہے کیونکہ کائنات متحرک تبادلوں کے ذریعے رواں ہے۔ کچھ بھی ساکت نہیں ہے۔ آپ کا جسم متحرک ہے اور مستقل طور پر کائناتی جسم سے لین دین کرتا ہے۔ آپ کا ذہن بھی پرجوش انداز میں کائنات کے ذہن سے گفتگو کرتا ہے اور آپ کی قوت کائناتی قوت کا پرتو ہے۔

زندگی کی روانی ان تمام عناصر اور قوتوں کے وجود کی ساخت کے حلقہ اثر کو تخلیق کرتی ہے۔ یہ ایک ہم آہنگ باہمی تبادلہ ہے۔ ان عناصر اور قوتوں کی ہم آہنگی آپ کی زندگی میں بطور لین دین کے قانون کے طور پر عمل پیرا ہے کیونکہ آپ کا جسم، ذہن اور کائنات مستقل اور متحرک طور پر آپس کے تبادلہ میں مصروف ہیں۔ قوت کی روانی کو

روکنا ویسے ہی ہے جیسے خون کی گردش کو روک دیا جائے۔ جیسے ہی خون کی روانی رکتی ہے، یہ لوتھڑے کی شکل اختیار کرلیتی ہے کیونکہ جم جانے کا مفہوم ساکت ہو جانا ہے اس لئے لینے اور دینے کے عمل کو ضرور جاری رہنا چاہیئے۔ یہ ضروری ہے۔ خوشحالی یا ثروت یا اپنی زندگی میں جو کچھ آپ چاہتے ہیں اس کے حصول کے لئے۔

انگریزی زبان کا لفظ (AFFLUENCE) یعنی ثروت اپنے بنیادی لفظ (AFFLUARE) سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں " رواں دواں "۔ لفظ (AFFLUENCE) کا مفہوم بہتات سے روانی ہے۔ دولت زندگی کی قوت کے تبادلے کا نشان ہے۔ زندگی کی قوت کو ہم کائنات کو دی ہوئی خدمت کے نتیجہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ دولت کے لئے دوسرا لفظ (CURRENCY) ہے جو قوت کی روانی کی فطرت کا اظہار کرتا ہے۔ لفظ کرنسی لاطینی زبان کے لفظ (CURRERE) سے نکلا ہے جس کے معنی روانی یا بہاؤ ہے۔

اس لئے اگر ہم دولت کی گردش کو روک دیں اور اگر ہماری صرف یہ خواہش ہو کہ دولت کو روک کر اکٹھا کرلیں کیونکہ یہ زندگی کی قوت ہے تو ہم اپنی زندگیوں میں بھی اس گردش کو روک دیں گے۔ چنانچہ اس قوت کے بہاؤ کی کشش کو قائم رکھنے کے لئے ہمیں اس کی گردش کو قائم رکھنا چاہیئے۔ دریا کے بہاؤ کی طرح دولت کی گردش کو بھی جاری رہنا چاہیئے ورنہ یہ ساکت ہو جاتی ہے اور لوتھڑا بن جاتی ہے۔ اپنی ذاتی زندگی میں قوت کے بہاؤ کو روکنا اس کا گلا دبانے کے مصداق ہے۔ گردش اس کی اہمیت اور زندگی کو قائم رکھتی ہے۔

ہر تعلق لینے اور دینے کا ہے۔ دین لین کو وجود میں لاتا ہے اور لین دین کو۔ جو اوپر جاتا ہے اسے ضرور نیچے آنا چاہیئے کیونکہ لین دین کائنات میں قوت کے بہاؤ کا ایک مختلف اظہار ہے اگر آپ ہر دو جانب بہاؤ کو روک دیں گے تو یہ فطرت کی فہم میں دخل انداز ہوتا ہے۔

ہر بیج میں ہزاروں جنگلوں کی پیدائش پنہاں ہے لیکن بیج کی ذخیرہ اندوزی نہیں

کرنی چاہیے۔ اسے زرخیز زمین کو اپنی خبر ضرور دینی چاہیئے۔ اس کے دین کے ذریعے اس کی پوشیدہ قوت مادی اظہار کے بہاؤ کا ذریعہ بنتی ہے۔

جتنا زیادہ آپ دیں گے' اتنا ہی زیادہ آپ لیں گے کیونکہ آپ کائنات کی بہتات کی گردش کو اپنی زندگیوں میں رواں پائیں گے۔ درحقیقت زندگی میں کسی بھی قیمتی چیز کی قربانی دوگنا ہو جاتی ہے اور قربانی کے بعد جو شے دوگنی نہیں ہوتی وہ لینے اور دینے کے قابل نہیں۔ اگر دینے کے عمل سے آپ کو احساس ہو کہ آپ کسی شے کو کھو بیٹھے ہیں تو پھر نذرانہ حقیقت میں نہیں دیا گیا اور وہ اضافہ پذیر نہیں ہو سکا۔ اگر آپ تحفہ رنجش میں دیں گے تو اس کے دینے میں کوئی قوت نہیں ہو گی۔

آپ کے لینے دینے کی نیت زیادہ اہم ہے۔ ہمیشہ نیت لینے اور دینے کے لئے خوشیوں کا اظہار ہونی چاہیئے۔ خوشی زندگی کی ساتھی اور اسے قائم رکھنے والی شے ہے اور اس لئے یہ اضافہ پیدا کرتی ہے۔ واپسی ہمیشہ دینے کے برابر ہوتی ہے مگر یہ دین دل کی گہرائی اور بغیر شرط کے دیا گیا ہو۔ اسی لئے دینے کا عمل خوشی سے لبریز ہوتا ہے۔ دیتے وقت ذہنی کیفیت ایسی ہونی چاہیئے کہ اس عمل سے آپ کو خوشی ہو۔ اس طرح دینے کے عمل سے قوت میں کئی گنا زیادہ اضافہ ہوتا ہے۔

لین دین کے قانون پر عمل پیرا ہونا بہت آسان ہے۔ اگر خوشی چاہتے ہیں تو دوسروں کو خوشی دیں۔ اگر آپ کو محبت کی ضرورت ہے تو محبت دینا سیکھیے۔ اگر توجہ اور تعریف چاہتے ہیں تو توجہ اور تعریف کرنا سیکھیے۔ اگر آپ کو مادی خوشحالی چاہیئے تو دوسروں کی مدد کیجیے۔ یہ اصول یکساں طور انسانوں' کارپوریشن' سوسائٹی اور قوموں پر لاگو ہے۔ اگر آپ زندگی میں تمام اچھی چیزوں کی رحمت چاہتے ہیں تو خاموشی سے اچھی چیزوں کے حصول کے لئے دعا کیجیے۔

حتیٰ کہ دینے کا خیال' رحمت کا خیال اور دعائیہ کلمات میں بھی دوسروں پر اثرانداز ہونے کی قوت ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ ہمارا جسم اپنی ضروری ترکیب میں اپنے گردوپیش میں قوت اور اطلاعات کا مجموعہ ہے۔ ابلاغ اور قوت کی کائنات میں یعنی ایک

آگاہ کائنات میں ہم گردوپیش کی آگہی کا مجموعہ ہیں۔ لفظ (CONSCIOUSNESS) قوت اور اطلاع سے مزید کچھ آگے ہے۔ اس سے مراد قوت اور اطلاع ہے جو ایک خیال کے طور پر موجود ہو۔ چنانچہ ایک فطری کائنات میں ہم خیالات کا مجموعہ ہیں اور خیال کے پاس ماہیت کو تبدیل کرنے کی قوت ہے۔

زندگی کائنات اصغر اور کائنات اکبر کے مابین اظہار کرتی ہوئی آگہی کا لازوال رقص ہے۔ یہ رقص انسانی جسم اور کائناتی جسم کے مابین اور کائناتی ذہن اور انسانی ذہن کے مابین دانشورانہ تحریکوں کا تبادلہ کرتا ہے۔

جب آپ اپنی خواہش کو قربان کرنا سیکھ لیتے ہیں تو آپ زندگی کے اس رقص کی سنگت کرتے ہیں ایک نازک مگر پیچیدہ مستعد اور ضروری جنبش سے جو زندگی کی لازوال دھڑکن کو وجود میں لاتی ہے۔

لین دین کے قانون کو روا کرنے کا بہترین طریقہ گردش کے سمپورن طریقہ کو شروع کرنا ہے یعنی یہ فیصلہ کرنا ہے کہ جب بھی آپ کا کسی اور سے رابطہ ہو تو آپ اسے کچھ نہ کچھ دیں گے۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ مادی اشیاء ہی ہوں۔ یہ ایک پھول بھی ہو سکتا ہے، تعریف یا دعائیہ کلمہ جات بھی ہو سکتے ہیں۔ درحقیقت لین دین میں سب سے زیادہ پرقوت غیرمادی اشیاء ہیں یعنی خیال کرنا، توجہ، شفقت، قدرشناسی اور محبت۔ یہ تحائف سب سے قیمتی تحفوں میں شامل ہیں جو آپ دوسروں کو دے سکتے ہیں اور یہ آپ پر اخراجات کا کوئی بوجھ نہیں ڈالتے۔ جب آپ کسی سے ملتے ہیں تو آپ خاموشی سے انہیں برکت کی دعا دیتے ہیں اور یہ تمنا کہ انہیں خوشی، لطف اور مزہ حاصل ہو۔ یہ خاموش عطیہ جات بہت پرقوت ہیں۔

بچپن میں جو ایک چیز مجھے سکھائی گئی اور جسے میں نے اپنے بچوں کو بھی سکھایا ہے وہ یہ ہے کہ کبھی کسی کے گھر بغیر تحفہ کے مت جاؤ۔ آپ سوال کریں گے کہ میں دوسروں کو کیا کچھ دے سکتا ہوں۔ جبکہ میرے پاس خود ہی کچھ نہ ہو؟ جس کے گھر آپ جا رہے ہیں اس شخص کے لئے آپ ایک پھول لے جا سکتے ہیں، ایک پھول، ایک رقعہ یا

کارڈ جو آپ کے محسوسات کو ظاہر کر سکے۔ آپ کوئی تعریفی جملہ کہہ سکتے ہیں یا آپ صرف دعا دے سکتے ہیں۔

جہاں کہیں بھی آپ جائیں، جس کسی سے بھی ملیں، اسے کچھ دینے کا فیصلہ کریں۔ جتنا زیادہ آپ دیں گے اتنا ہی اس معجزانہ قانون پر آپ کا اعتماد بڑھے گا۔ آپ نہ صرف زیادہ حاصل کریں گے بلکہ آپ کے دینے کی اہمیت بھی بڑھے گی۔

ہماری اصلی فطرت خوشحالی اور فراوانی ہے۔ ہم عام طور پر خوشحال ہیں۔ کیونکہ فطرت ہر ضرورت اور خواہش کو پورا کرتی ہے۔ ہمیں کسی بھی قسم کی کوئی کمی نہیں کیونکہ ہماری اصلی فطرت بے داغ قوت اور لامحدود امکان ہے۔ اس لئے آپ کو ضرور جان لینا چاہئے کہ آپ پہلے ہی خوشحال ہیں خواہ آپ کے پاس دولت کم زیادہ ہو کیونکہ دولت کا ذخیرہ بے داغ امکانی میدان ہے۔ یہ آگہی ہے جو جانتی ہے کہ کس طرح ضروریات یعنی خوشی، محبت، چمک، سکون، ہم آہنگی اور آگہی کو پورا کیا جائے۔ اگر آپ ان چیزوں کی خواہش کا آغاز نہ صرف اپنے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی کریں گے تو لوگ فطری طور پر آپ کی طرف متوجہ ہوں گے۔



لین دین کے قانون پر عمل درآمد

مندرجہ ذیل اقدامات کی یقین دہانی کے بعد میں لین دین کے قانون کو متحرک کروں گا۔

☆ ۔ میں جہاں کہیں بھی جاؤں گا اور جس کسی سے بھی ملوں گا' میں انہیں تحفہ ضرور دوں گا۔ یہ تحفہ پھول یا دعائیہ کلمات ہو سکتے ہیں۔ آج میں جس کسی سے بھی ملوں گا اسے کچھ نہ کچھ دوں گا۔ اس طرح میں خوشی کی گردش کا طریقہ شروع کروں گا نہ صرف اپنی زندگی میں بلکہ دوسروں کی زندگیوں میں بھی دولت اور خوشحالی کے لئے۔

☆ ۔ میں ہر روز فطرت سے رابطہ کے لئے اور خاموشی سے ہر زندہ شے میں حکمت کا مشاہدہ کرنے کے لئے وقت نکالوں گا۔ میں خاموش بیٹھ کر ڈوبتے ہوئے سورج' سمندر اور چشمے کی آواز یا پھول کی خوشبو کا نظارہ کروں گا۔ فطرت سے رابطہ اور اپنی خاموشی کے دوران میں صدیوں کی زندگی کے وفور جذبات کا مشاہدہ کروں گا اور بے داغ امکانی قوت کا حلقہ اثر اور لامحدود تخلیق کا لطف اٹھاؤں گا۔

☆ ۔ میں قیاس آرائی سے گریز کروں گا۔ میں دن کا آغاز اس جملہ سے کروں گا۔ " آج میں کسی بھی واقعہ کی قیاس آرائی نہیں کروں گا اور سارا دن اپنے آپ کو باور کراؤں گا کہ قیاس سے گریز کروں۔"

باب سوم

کرم کا قانون ! سبب اور انجام

ہر عمل سرگرمی کی ایک قوت پیدا کرتا ہے
اور وہ اپنی اصلی صورت میں ہماری جانب چلا آتا ہے
جو کچھ ہم بوئیں گے' وہی کاٹیں گے
اور جب ہم ایسا عمل پسند کرتے ہیں
جو دوسروں کے لئے کامیابی اور خوشی لانے کا عمل ہو
تو ہمارے کرم (KARMA) کے پھل خوشی اور کامیابی ہیں



کرم انسانی آزادی کا لازوال اصرار ہے
ہمارے خیالات' الفاظ اور اعمال
اس جال کے تانے ہیں
جو ہم اپنے گرد پھیلاتے ہیں

" سوامی وی وک ننداِ "

کامیابی کا تیسرا روحانی قانون " کرم کا قانون " ہے۔ " کرم " میں عمل اور ردعمل دونوں ہیں۔ یہ بیک وقت سبب اور انجام ہے کیونکہ ہر عمل سرگرمی کی ایک قوت پیدا کرتا ہے۔ یہ قوت " جیسا کریں گے ویسا ہی بھریں گے " کے انداز میں ہماری طرف لوٹتی ہے۔

قانون کرم کے بارے میں کوئی چیز غیر مانوس نہیں ہے۔ ہر ایک نے یہ ضرب المثل سن رکھی ہے کہ " جیسا آپ بوئیں گے' ویسا ہی آپ کاٹیں گے۔" اگر ہم اپنی زندگیوں میں واضح طور پر خوشی چاہتے ہیں تو ہمیں خوشی کے بیج بونا چاہئیں۔ اس لئے کرم آگہی سے پسندیدہ عمل کا مفہوم نکالتا ہے۔

میں اور آپ بنیادی طور پر لامحدود انتخاب کے حامل ہیں۔ اپنے تجربہ کے ہر لمحے میں ہم ممکنات کے اس میدان میں ہوتے ہیں جہاں ہماری رسائی لامحدود انتخاب کرنے تک ہے۔ ان میں سے کچھ انتخاب من پسند یا شعوری طور پر کئے جاتے ہیں جبکہ کچھ غیر شعوری طور پر کئے جاتے ہیں۔ لیکن کرم کے قانون کو سمجھ کر زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کا بہترین طریقہ شعوری طور پر اس انتخاب سے آگاہ ہونا ہے جو ہم ہر لمحہ کر رہے ہوتے ہیں۔ آپ اس بات کو پسند کریں یا نہ کریں لیکن اس لمحہ جو کچھ بھی آپ کے ساتھ گزر رہا ہے اس انتخاب کا نتیجہ ہے جو ماضی میں آپ نے کئے ہیں۔ بدقسمتی سے ہم میں

سے بہت سے غیر شعوری طور پر من پسندی کو اپناتے ہیں اور بعد میں کہتے ہیں کہ وہ ہماری پسند نہیں ہے۔ جب کہ حقیقت میں وہ آپ ہی کا انتخاب ہے۔

اگر میں آپ کی بے عزتی کرتا تو شاید آپ ناراض ہونا پسند کرتے۔ اگر میں آپ کی تعریف کرتا تو شاید آپ خوش ہوتے اور چاپلوسی کو پسند کرتے۔ لیکن ذرا غور کریں کہ آپ کا رویہ بہرحال ایک انتخاب ہے۔

میں آپ کو ناراض کر سکتا ہوں یا آپ کی بے عزتی کر سکتا ہوں اور آپ ناراض ہونا پسند کر سکتے ہیں۔ میں آپ کی تعریف کر سکتا ہوں اور آپ انتخاب کر سکتے ہیں کہ تعریف سے خوش نہ ہوں۔

یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ ہم میں سے زیادہ تر گو لامحدود انتخاب کرنے والوں میں سے ہیں لیکن اب یہ انحصار کرنے والے مظاہر کا مجموعہ بن چکے ہیں جو مستقل طور پر لوگوں اور حالات کی وجہ سے رویوں کے نتائج کی پیش خبری کے طور پر پھٹ رہے ہیں۔ یہ انحصاری مظاہر لاشعور پر منحصر ہیں۔

PAVLOV (روسی سائنس دان) کا چرچا یہ بات ثابت کرنے پر ہوا کہ اگر آپ کسی کتے کو ہر بار گھنٹی بجانے کے بعد کچھ کھانے کو دیں تو کچھ عرصہ بعد جونہی آپ گھنٹی بجائیں گے کتے کے منہ سے رال ٹپکنی شروع ہو جائے گی کیونکہ اس نے ایک حس کو دوسری حس کے ساتھ شامل کر لیا ہے۔

ہم میں سے زیادہ تر انحصاری مظاہر اور اپنے ماحول کی تحریک کی وجہ سے اعادی اور جانے پہچانے رد عمل کا اظہار کرتے ہیں۔ اس رد عمل کا اظہار جو حالات اور لوگوں کے سبب خود بخود ہوتا رہتا ہے اور ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ سب کچھ بہرحال ایک انتخاب ہے جو ہم کر رہے ہیں۔ زندگی کے ہر لمحے غیر شعوری طور پر ہم ایسے انتخابات کر رہے ہوتے ہیں۔

اگر ایک لمحے کے لئے آپ پیچھے مڑ کر دیکھیں اور جائزہ لیں ان انتخابات کا جو آپ کر رہے ہیں۔ صرف اس جائزہ کے عمل میں آپ لاشعور سے شعور تک کے انتخاب

کے مکمل طریقہ کار کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ شعوری انتخاب کا یہ طریقہ کار اور مشاہدہ بہت پر قوت ہیں۔

جب آپ کوئی انتخاب کرتے ہیں' کوئی مکمل انتخاب تو آپ اپنے آپ سے دو باتیں پوچھ سکتے ہیں۔ سب سے پہلے کہ اس انتخاب کے کیا نتائج ہوں گے جنہیں میں چن رہا ہوں۔ آپ کا دل بتائے گا کہ نتائج کیا ہوں گے۔ دوسرا یہ کہ کیا یہ انتخاب جو میں کر رہا ہوں مجھے اور میرے ارد گرد موجود لوگوں کے لئے خوشیاں لائے گا اور اگر جواب ہاں میں ہے تو اس چناؤ کو اپنالیں۔ اگر جواب منفی ہے اور اس میں آپ اور آپ کے ساتھیوں کے لئے کوئی خطرہ ہے تو پھر یہ انتخاب نہ کریں۔ بالکل سادہ سی بات ہے۔

ہر لمحے موجود لامحدود قابل انتخاب میں سے صرف ایک پسند ہی آپ اور آپ کے گرد موجود لوگوں کے لئے خوشیاں لائے گی۔ جب آپ وہ ہی انتخاب کرتے ہیں تو یہ ایک رویے کی شکل میں ظاہر ہو گا جسے آپ اپنی نیت کا درست قدم کہیں گے۔ فوری چاہت کا یہ درست قدم صحیح وقت پر صحیح انتخاب ہے اور ہر صورتحال کے لئے موزوں چناؤ ہے۔ آپ کی اور ہر اس کی جو اس عمل سے متاثر ہو۔ یہ قدم ان کی نمو کرتا ہے۔

کائنات کی ایک بہت دلچسپ ترتیب ہے جو آپ فوری اپنائیت کے درست انتخاب کرنے میں مدد کرتی ہے۔ اس ترتیب کا تعلق آپ کے جسم میں موجود حس سے ہے۔ آپ کا وجود دو قسم کے ہیجان کا تجربہ کرتا ہے۔ یعنی راحت اور تکلیف کے احساسات۔ جس لمحے آپ شعوری انتخاب کر رہے ہوتے ہیں' ذرا اپنے جسم کی جانب متوجہ ہوں اور اس سے پوچھیں کہ اگر میں یہ پسند کروں تو کیا ہو گا؟ اگر آپ کا جسم راحت کا پیغام بھیجتا ہے تو وہ درست انتخاب ہے۔ اگر یہ تکلیف کا پیغام دے تو پھر یہ مناسب انتخاب نہیں ہے۔

کچھ لوگوں کے لئے راحت اور تکلیف کا پیغام Solar Plexus (معدہ کے پیچھے پٹھوں کا پیچیدہ نظام) کے میدان میں ہے۔ لیکن بہت سے لوگوں کے لئے یہ دل میں ہے۔ شعوری طور پر دل کی طرف توجہ کریں اور اپنے دل سے پوچھیں کہ کیا کیا

جائے؟ پھر جواب کا انتظار کریں۔ ملوی جواب جسمانی سنسنی کے ذریعے آئے گا۔ خواہ وہ مدہم ترین احساس کا نکتہ ہو لیکن یہ آپ کے جسم میں موجود ہے۔

صرف دل ہی درست جواب جانتا ہے۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ دل پلپلا اور جذباتی ہوتا ہے لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے۔ یہ سمپورن ہے اور پیش خبری کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ نہ صرف تعلق پذیر ہے بلکہ سیاق و سباق کا خیال رکھتا ہے۔ یہ ہار جیت کا شعور نہیں رکھتا۔ یہ کائناتی ذہن میں اطلاعات ٹپکاتا ہے یعنی بے داغ امکانی قوت کے دائرہ اثر' بے داغ آگہی' لامحدود نظمی قوت اور دیگر متعلقہ اشیاء کو مدنظر رکھتا ہے۔ گو بعض اوقات یہ منطقی انجام نہیں لاتا لیکن دل کے پاس تجزیہ کرنے کی اہلیت' کہیں زیادہ درست ہے اور منطقی خیالات کی حدود کی نسبت کہیں زیادہ واضح ہے۔

آپ کرم کے قانون کو دولت اور ثروت کے حصول اور حسب خواہش تمام دل پسند اشیاء کی ریل پیل کے لئے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن پہلے شعوری طور پر آپ کو اس بات سے آگاہ ہونا چاہیے کہ اپنی زندگی میں ہر لمحہ آپ ایسا مستقل طور پر کریں گے تو پھر آپ قانون کرم کے مکمل استعمال کو بیدار کرتے ہیں جتنا زیادہ انتخاب کو اپنی شعوری آگہی کے قریب لائیں گے اتنی ہی زیادہ قوت اور چاہت کی پسندیدگی آپ اپنے اور ارد گرد موجود لوگوں کے لئے کر سکیں گے۔



ماضی کے کرموں کا کیا ہو گا؟ اور کس طرح یہ آپ کی موجودہ زندگی پر اثرانداز ہو رہے ہیں؟ ماضی کے کرموں کے بارے آپ تین اقدام اٹھا سکتے ہیں۔ پہلا یہ کہ آپ کرموں کا ادھار چکائیں۔ بے شک لاشعوری طور پر بہت سے لوگ ایسا کرنا پسند کرتے ہیں۔ آپ بھی ایسا کرنا چن سکتے ہیں۔ بعض اوقات اس ادھار کو چکانے میں بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن اصول کرم کے مطابق کوئی بھی ادھار بغیر ادا کئے ختم نہیں

ہونا۔ اس کائنات کا ایک مکمل حساب کتاب کا نظام ہے اور ہر چیز ادھر یا ادھر یعنی مادی قوت کا تبادلہ ہے۔

ایک پسندیدہ تجربہ کے لئے دوسرا قدم جو آپ اٹھا سکتے ہیں۔ اپنے کرموں کی شکل کو بدلنا ہے یا اس کی کایا پلٹنا ہے۔ یہ ایک دلچسپ طریقہ کار ہے جس میں آپ اپنے آپ سے پوچھتے ہیں جیسے آپ اپنے کرموں کا ادھار چکا رہے ہیں یعنی میں اس تجربہ سے کیا سیکھ سکتا ہوں یا یہ کیا ہو رہا ہے؟ اور وہ کیا پیغام ہے جو کائنات مجھے دینا چاہ رہی ہے؟ مزید یہ کہ اس تجربہ کو دیگر لوگوں کے لئے کیسے مفید بنایا جا سکتا ہے؟

یوں آپ مناسب وقت کے منتظر ہیں اور پھر اس امید کو آپ اپنے دھرم (زندگی کا مقصد) کے ساتھ باندھ لیں جس کے بارے ہم کامیابی کے ساتویں قانون میں بحث کریں گے۔ یہ سب کچھ آپ کو کرموں کو ایک نئے اظہار سے بدلنے کی اجازت دیتا ہے۔

مثال کے طور پر اگر کسی کھیل کو کھیلتے ہوئے آپ کی ٹانگ ٹوٹ جائے تو آپ سوال کر سکتے ہیں کہ " میں اس تجربہ سے کیا سیکھ سکتا ہوں؟ قدرت مجھے کیا پیغام دے رہی ہے؟" شاید پیغام یہ ہے کہ اگلی دفعہ آپ نہ صرف آہستہ چلیں بلکہ اپنے جسم پر زیادہ توجہ دیں۔ اگر آپ کا دھرم یہ ہے کہ آپ دوسروں کو وہ سکھائیں جو آپ جانتے ہیں تو یہ سوال اٹھاتے ہوئے کہ " میں اس تجربہ کو دوسرے لوگوں کے لئے کس طرح مفید بنا سکتا ہوں؟" آپ ایک کتاب لکھ سکتے ہیں جس میں بیان ہو کہ کس طرح محفوظ کھیل کھیلا جا سکتا ہے یا آپ ایک مخصوص جوتا ترتیب دے سکتے ہیں یا حفاظتی سامان جو اس طرح کے زخم سے بچا سکے جس کا آپ کا تجربہ ہے۔

اس طرح اپنے کرموں کا ادھار چکاتے ہوئے آپ نے نحوست کو فائدہ میں بدل لیا ہے جو آپ کے لئے مسرت اور دولت کا باعث ہے۔ یہ ایک مفید تجربہ کے ذریعے اپنے کرموں کی تبدیلی ہے۔ گو آپ اپنے کرموں سے چھٹکارا تو حاصل نہیں کر سکتے مگر کرموں کے واقعات سے آپ نے ایک مثبت کرم تخلیق کر دیا۔

کرموں کا سامنا کرنے کا تیسرا طریقہ کار ان سے بلند ہونا یعنی ان سے جدا ہونا ہے۔ کرموں سے جدا ہونے کا راستہ بنانے' ذات اور روح کا تجربہ ہے۔ یہ ایک میلے کپڑے کو صابن کے پانی سے دھونے کی مانند ہے۔ ہر دفعہ جب آپ اسے صاف کریں گے تو کچھ دھبے صاف ہو جائیں گے۔ آپ اسے بار بار دھوتے ہیں ہر دفعہ یہ پہلے سے زیادہ صاف ہو جاتا ہے۔ اب آپ کرموں کی بنیاد کو دھوئیں یا ٹھہراؤ اور اس کیفیت سے باہر نکلنے کے ذریعہ اس سے پرے ہٹ جائیں۔ بلاشبہ یہ کچھ مراقبوں کی مشقوں کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔

تمام اعمال کرموں کی تفصیلات ہیں۔ ایک کافی کا کپ پینا بھی کرموں کی کہانی ہے۔ یہ عمل یاد پیدا کرتا ہے اور یاد کی اہلیت یا خاصیت خواہش پیدا کرتا ہے اور خواہش دوبارہ عمل پیدا کرتی ہے یعنی یاد اور خواہش۔ آپ کی روح آگہی کا مجموعہ ہے اور اس کے پاس کرموں کی کہانی موجود ہے۔ یاد اور خواہش اس بنیاد کی آگہی کا اظہار ہے جس سے آپ حقیقت کی آگہی کا حوالہ بن جاتے ہیں۔ شعوری انتخاب کرنے والا بن جانے سے آپ ایسے عمل تولد کرتے ہیں جو آپ اور گرد و پیش کے لوگوں کے لئے ارتقائی ہوتے ہیں۔ یہ ہی کچھ آپ کو کرنا ہے۔

جب تک کرم ارتقاء پذیر ہیں یعنی ذات اور ذات سے متاثر ہونے والے کے لئے تو پھر کرموں کا پھل کامیابی اور خوشی ہو گا۔



قانون کرم یعنی سبب اور انجام پر عمل پیرا ہونا

مندرجہ بالا اقدامات کی یقین دہانی کے بعد میں کرم کے قانون کو متحرک کروں گا۔

1 : میں آج ہر لمحہ کئے ہوئے مجموعہ انتخاب کا مشاہدہ کروں گا. مشاہدہ کے ذریعے میں انہیں اپنے شعوری علم میں لاؤں گا۔ اس طرح مجھے معلوم ہو گا کہ آئندہ آنے والے لمحوں کی تیاری کے لئے حال سے مکمل آگہی ضروری ہے۔

2 : کسی بھی انتخاب سے قبل میں اپنے آپ سے دو سوالات کروں گا. میں جو انتخاب کر رہا ہوں اس کے نتائج کیا ہوں گے؟ اور کیا یہ انتخاب میرے لئے قبولیت اور ان کے لئے بھی جو اس انتخاب سے متاثر ہوں گے خوشی اور قبولیت لائے گا۔

3 : پھر میں راحت یا تکلیف کے لئے اپنے دل سے ہدایت لوں گا اور اس پیغام سے راہنمائی حاصل کروں گا۔ اگر انتخاب کو کوئی اعتراض نہ ہوا تو میں لاابالی پن کے ساتھ آگے بڑھوں گا۔ اگر انتخاب کوئی بے چینی محسوس کرے گا تو میں ٹھہر جاؤں گا اور قدرے وقفہ دے کر اپنی اندرونی نظر کے ذریعے عمل کے نتائج کو دیکھنے کی کوشش کروں گا. یہ ہدایت مجھے اس قابل بنائے گی کہ میں نہ صرف اپنے لئے بلکہ گرد و پیش لوگوں کے لئے بھی فوری چاہت کے درست انتخاب کا اپنا سکوں۔

باب چہارم

فطری بے ساختگی یا تسلسل حیات کا قانون

فطرت کی دانش' لاابالی پن پر عمل پیرا ہے۔
بے ساختگی' ہم آہنگی اور محبت کے ہمراہ۔
جب ہم خوشی' ہم آہنگی اور محبت کی قوتوں کو زیر کر لیتے ہیں تو ہم بے ساختگی سے خوش قسمتی اور کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔

ایک کامل ذی ہوش
کسی جگہ گئے بغیر باخبر ہے
صاحب نظر
دیکھے بغیر اور کچھ کیے بغیر
نہ صرف دیکھتا ہے
بلکہ تکمیل بھی کر دیتا ہے...... " لاؤ تزو "

کامیابی کا چوتھا روحانی اصول فطری بے ساختگی کا قانون ہے۔ اس قانون کی بنیاد اس امر پر ہے کہ فطرت کی دانش فطری بے ساختگی اور بے بہا لاابالی پن پر عمل پیرا ہے۔ یہ کم سے کم عمل اور مزاحمت سے دوری کا اصول ہے۔ چنانچہ یہ ہم آہنگی اور محبت کا ضابطہ ہے۔ جب ہم فطرت سے یہ سبق سیکھ لیتے ہیں تو ہم آسانی سے خواہشات کی تکمیل کر لیتے ہیں۔

اگر آپ فطرت کی مشغولیت کا نظارہ کریں تو آپ کو نظر آئے گا کہ وہ فطری بے ساختگی کو کس طرح تصرف میں لاتی ہے۔ گھاس اگنے کی کوشش نہیں کرتی یہ بس اگ رہی ہے، مچھلی تیرنے کی کوشش نہیں کرتی یہ بس تیرتی ہے۔ پھول کھلنے کی کوشش نہیں کرتا، وہ بس کھل اٹھتا ہے۔ پرندے اڑنے کی کوشش نہیں کرتے وہ بس اڑتے ہیں۔ یہ ان کی حقیقی فطرت ہے۔ زمین اپنے محور پر گھومنے کی کوشش نہیں کرتی یہ زمین کی فطرت ہے کہ وہ اس قدر تیزی سے گھوم رہی ہے اور خلا میں لڑھک رہی ہے۔ بچوں کی یہ فطرت ہے کہ وہ روحانی مسرت سے لبریز ہوتے ہیں۔ سورج کی فطرت اس کا چمکنا ہے، تاروں کی فطرت چمکنا اور دمکنا ہے اور یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ مادی شکل میں آسانی اور فطری بے ساختگی سے اپنے خوابوں کا اظہار کرتی ہے۔

ویدک سائنس ہندوستان کا قدیم فلسفہ ہے۔ اس سائنس میں مندرجہ بالا اصول کو کوشش کی بچت کا اصول کہتے ہیں یعنی کم سے زیادہ کا حصول۔ حتیٰ کہ آپ اس انتہا کو

... نہیں کرتے اور حاصل ... سب ... پہنچ ...
پائی جاتے ہیں جہاں آپ بھی ... انحصار بھی ... سے بغیر حاصل ہو ...
معلوم ہوا کہ ... ہم ... خیال کا ... حقیقت فطری بے ساختگی کا قانون ہے۔
عرف عام میں معجزہ کہا جاتا ہے۔ ...
فطرت کی ... بے ساختگی یعنی ... اور فوری ... عمل ...
یک سمتی نہیں یہ الہامی ہے۔ ... اور ... والی ہے اور جب آپ فطرت ...
ہم آہنگ ہوتے ہیں تو آپ اپنی حقیقی ذات کے علم کا مستقل ... عمل ... ہو جاتے ہیں
اس طرح آپ بے ساختگی کے قانون کو استعمال میں لاتے ہیں۔

جب آپ کے اعمال محبت سے ترغیب شدہ ہوں تو فطری بے ساختگی کو تصرف میں لایا جا سکتا ہے کیونکہ فطرت کو محبت کی قوت نے اٹھایا ہوا ہے۔ جب آپ قوت کے متلاشی ہوتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو قابو کرنے کی فکر کرتے ہیں تو آپ قوت کو ضائع کر دیتے ہیں۔ جب آپ اپنی انا کے لئے دولت یا قوت کے متلاشی ہوتے ہیں تو آپ خوشی کے سراب کی تلاش میں قوت کو استعمال کرتے ہیں بجائے اس کے کہ آپ ... مسرت کے لمحوں سے لطف اندوز ہوں۔ جب آپ ذاتی مفاد کے لئے دولت کے متلاشی ہوتے ہیں تو آپ اپنے لئے قوت کے بہاؤ کو منقطع کر لیتے ہیں لیکن جب آپ کے اعمال محبت سے ترغیب شدہ ہوں تو آپ کی قوت بڑھتی ہے اور مجتمع ہوتی ہے۔ جو اضافی قوت آپ اکٹھا کرتے ہیں اور لطف اٹھاتے ہیں اسے آپ کی تمنا کے مطابق کسی بھی چیز کو حاصل کرنے بشمول بے انتہا دولت کے لئے وسیلہ بنایا جا سکتا ہے۔

آپ اپنے جسم کے بارے میں سوچیں کہ یہ قوت کو مجتمع کرنے کا ایک آلہ ہے۔ یہ قوت کو پیدا کرتا ہے۔ جمع کرتا ہے اور تصرف میں لاتا ہے۔ اگر آپ جانتے ہیں کہ اسے کیسے تخلیق، جمع اور مؤثر انداز میں استعمال کیا جائے تو پھر آپ لاتعداد دولت پیدا کر سکتے ہیں۔ انا کی طرف توجہ میں سب سے زیادہ قوت استعمال ہوتی ہے۔ جب آپ کے داخلی مشاہدہ کا نقطہ انا ہو، جب آپ دوسروں کو قابو میں لانے کے لئے قوت کے متلاشی ہوں یا دوسروں سے رضامندی حاصل کرتے ہوں تو آپ کا قوت کو استعمال کرنا بربادی کا

راستہ ہے۔

جب وہ قوت آزاد ہو جاتی ہے تو اسے دوبارہ تصرف میں لایا جا سکتا ہے۔ جس چیز کی بھی آپ کو خواہش ہو اس کو تخلیق کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے اور جب آپ کا داخلی مشاہدہ کا نقطہ روح ہو اور جب آپ نکتہ چینی سے آزاد ہو جائیں اور کسی بھی للکار سے بے خوف ہو جائیں تو آپ محبت کی قوت کو زیر کر سکتے ہیں اور قوت کا تخلیقی استعمال ارتقاء اور خوشحالی کے تجربہ کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

خوابوں کے فن (The Art of Dreaming) نامی کتاب میں (Don Juan Tells Carlos Castaneda) ڈون جو آن کارلوس کلس تانیدا سے کہتا ہے کہ " ہماری زیادہ تر قوت اپنی اہمیت کو قائم رکھنے میں ضائع ہوتی ہے۔ اگر ہم اس میں سے کچھ اہمیت کو کھونے کے روادار ہوتے ہیں تو ہمارے ساتھ دو غیر معمولی باتیں ہوتیں۔ پہلی یہ کہ ہم اپنی شان و شوکت کے سرابی خیال کو قائم رکھنے کی کوشش سے اپنی قوت کو آزاد کرا سکتے ہیں اور دوسری یہ کہ ہم اپنے آپ کے لئے مناسب قوت مہیا کر سکتے ہیں تاکہ ہم کائنات کی حقیقی شان و شوکت کی جھلک دیکھ سکتے ہیں۔" قانون بے ساختگی کے تین عناصر ہیں۔ تین چیزیں جو اس اصول کو عمل میں لانے کے لئے آپ کر سکتے ہیں۔

" یعنی کام کم اور اجرت زیادہ " پہلا عنصر رضامندی ہے۔ رضامندی کا سیدھا سا مفہوم یہ ہے کہ آپ عہد کرتے ہیں کہ آج میں لوگوں' صورتحال' ماحول' اور واقعات کو ان کی فطری حالت میں تسلیم کروں گا یعنی کہ میرے علم کے مطابق اس لمحہ کو ایسا ہی ہونا چاہئے تھا کیونکہ مکمل کائنات ویسے ہی ہے جس طرح اسے ہونا چاہئے۔ اس لمحے فی الواقعہ جس تجربہ کو آپ دیکھ رہے ہیں وہ ان تمام لمحات کا خاتمہ ہے جس کا آپ ماضی میں تجربہ کر چکے ہیں۔ یہ لمحہ ایسا اس لئے ہے کیونکہ مکمل کائنات ایسے ہی ہے۔

جب آپ سے سے کش مکش میں ہوتے ہیں تو درحقیقت آپ پوری کائنات کے خلاف صف آراء ہو رہے ہوتے ہیں۔ اس کی بجائے آپ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آج

آپ پوری کائنات اور اس سے کے خلاف کش مکش کے ذریعہ صف آراء نہیں ہوں گے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ وقت کے لمحے کو فی الواقعہ تسلیم کرنا سمپورن اور مکمل ہے۔ آپ اشیاء کو وہ جیسی ہیں انہیں ویسے ہی تسلیم کرتے ہیں اور یوں نہیں کہ اس سے انہیں آپ کی خواہش کے مطابق کیسا ہونا چاہیئے تھا۔ اسے سمجھنا اہم ہے۔ آپ مستقبل میں اشیاء کے مختلف ہونے کے بارے میں سوچ سکتے ہیں لیکن اس سے آپ کو موجودہ اشیاء کی فی الواقعہ تسلیم کرنا چاہیئے۔

جب آپ کسی شخص یا صورتحال سے مایوس یا پریشان ہوتے ہیں تو یاد رکھیں کہ صورتحال یا اس شخص کے خلاف آپ ردعمل کا اظہار نہیں کر رہے بلکہ صورتحال یا شخص کے بارے میں اپنے محسوسات کا ردعمل ظاہر کر رہے ہیں۔ یہ آپ کے محسوسات ہیں اور آپ کے محسوسات کسی دوسرے کی غلطی نہیں۔ جب آپ اس بات کو پوری طرح سمجھ لیں گے تو پھر آپ ذمہ داری لینے کے لئے تیار ہوں گے۔ آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟ اور اسے کیسے بدلا جا سکتا ہے؟ تمام صورتحال اور واقعات جنہیں آپ مسئلہ سمجھتے ہیں کیا آپ ان کی ذمہ داری لے سکتے ہیں؟

یہ صورتحال ہمیں قانون بے ساختگی کے دوسرے عنصر کی جانب لے جاتی ہے یعنی ذمہ داری۔ ذمہ داری کا کیا مفہوم ہے؟ ذمہ داری کا مفہوم اپنی صورتحال' واقعہ یا مسئلہ کو تسلیم کرتے ہوئے موجودہ حالات کے لئے کسی شخص یا واقعہ کو ذمہ دار ٹھہرانا نہیں ہے۔ اس انداز میں ذمہ داری کا مفہوم موجودہ صورتحال کے لئے تخلیقی جواب دینے کی اہلیت ہے۔

ایک دفعہ جب آپ ایسا کر لیں گے تو ہر پریشان کن صورتحال نئی اور خوب صورت تخلیق کے لئے ایک موقع بن جائے گی اور ہر نام نہاد اذیت دینے والا یا ظالم آپ کا تربیت دینے والا بن جائے گا۔ حقیقت ایک توضیح ہے اور اگر اس انداز سے آپ حقیقت کی توضیح کرنا پسند کریں گے تو آپ کے ارد گرد بہت سے معلم جمع ہو جائیں گے۔ یہ تو آپ کے لئے بہت سے مواقعوں کا وا ہونا ہے۔ تمام مسائل میں نئے مواقعوں کے بیج

موجود ہوتے ہیں اور یہ آگہی آپ کو موجود لمحے کو بہتر صورتحال میں تبدیل کرنے کی اجازت دیتی ہے۔

جب بھی کسی ظالم' اذیت دہندہ' استاد دوست یا دشمن (ان سب کا ایک ہی مفہوم ہے) سے واسطہ پڑے گا تو اپنے آپ کو یاد دہانی کرائیں کہ " یہ لمحہ ویسے ہی ہے جیسا اسے ہونا چاہیئے۔ " زندگی کے اس لمحے میں جو بھی تعلقات آپ نے پیدا کئے در حقیقت وہ ہی ہیں جن کی آپ اپنی زندگی کے اس لمحہ میں ضرورت ہے۔ واقعات کے پیچھے ایک مخفی مفہوم بھی ہے اور نہ مخفی مفہوم آپ کے ارتقاء کو پورا کر رہا ہے۔

قانون بے ساختگی کا تیسرا عنصر دفاع گریزی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی آگہی دفاع سے گریز میں پنہاں ہے اور یہ کہ اپنے نقطہ نظر کے بارے میں آپ نے کسی کو یقین دلانے یا قائل کرنے کی ضرورت کو چھوڑ دیا ہے۔ اگر آپ گرد و پیش کے لوگوں کا مشاہدہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ وہ ننانوے فیصد وقت اپنے نقطہ نظر کے دفاع میں صرف کرتے ہیں۔ اگر آپ اپنے اپنے نقطہ نظر کے دفاع کی ضرورت کو ترک کر دیں گے تو آپ اس دست برداری سے بے انتہا قوت تک رسائی حاصل کریں گے جو اس سے قبل ضائع ہوتی رہی۔

جب آپ مدافعتی رویہ اپنائیں گے' دوسروں کو الزام دیں گے' اور سے کے سامنے ہار کو تسلیم نہیں کریں گے تو آپ کی زندگی کو مزاحمت کا سامنا ہو گا۔ جب بھی آپ کو مزاحمت کا سامنا ہو گا جان لیں کہ اگر صورتحال کو تبدیل کرنے کی کوشش کی' تو مزاحمت اور بڑھ جائے گی۔ آپ کو دیار کے درخت کی طرح سختی سے کھڑا نہیں ہونا چاہیئے جو طوفان میں پھٹ کر گر جاتا ہے۔ اس کی بجائے آپ سرکنڈے کی طرح لچک دار ہوں جو طوفان میں بیٹھ جاتا ہے اور بچا رہتا ہے۔

اپنے نقطہ نظر کے دفاع سے مکمل احتراز کیجئے۔ جب آپ کے پاس دفاع کرنے کا کوئی نکتہ ہی نہ ہو تو پھر آپ بحث پیدا ہی نہیں ہونے دیتے۔ اگر آپ ایسا مستقل طور کریں گے تو آپ مزاحمت اور جھگڑا ختم کر دیں گے اور آپ مکمل طور پر حال کا تجربہ

حاصل کریں گے جو ایک تحفہ ہے۔ ایک دفعہ کسی نے مجھے بتایا کہ "ماضی تاریخ ہے، مستقبل ایک گتھی ہے اور یہ لمحہ ایک تحفہ ہے اسی لئے اس لمحے کا زمانہ کہا جاتا ہے۔"

اگر آپ موجودہ وقت کو گلے لگالیں اور اس کے ساتھ یک جان ہو جائیں اور اس میں فنا ہو جائیں تو آپ کو آگ کا تجربہ ہو گا۔ ایک دمک، سرمستی کی چمک ہر زندہ چیز کے ادراک میں دھڑکتی ہوئی۔ جونہی آپ کی روح اس شادمانی کو ہر چیز میں محسوس کرنا شروع کر دیتی ہے اور جیسے جیسے آپ اس سے واقف ہونا شروع ہوتے ہیں تو خوشی آپ کے اندر سے پیدا ہو گی اور آپ خفگی، ضرر رسانی اور دفاع کے خطرناک بوجھ اور پابندیوں کو گرادیں گے۔ اس صورتحال میں آپ بے فکری، بے ساختگی، خوشی اور آزادی محسوس کریں گے۔

اس پرلطف مکمل آزادی کے دوران بلاشبہ آپ اپنی قلبی کیفیات میں جان پائیں گے کہ آپ جو چاہتے ہیں وہ حسب خواہش موجود ہے۔ کیونکہ آپ کی خواہش خوشی کی کیفیت میں ہو گی اور خوف یا پریشانی کی کیفیت سے نہیں۔ آپ کو اسے حق بجانب ثابت کرنے کی ضرورت نہیں۔ اپنی نیت کا اظہار درون خانہ کریں آپ کو قبولیت، مسرت، خوشی، مزہ، آزادی اور اپنی زندگی میں خود مختاری کا تجربہ ہو گا۔

غیر مزاحمتی راستہ پر چلنے کا عہد کریں۔ یہ وہ راستہ ہے جس کے ذریعے فطرت کی دانش بغیر رکاوٹ اور کوشش کے یکایک اظہار کرتا ہے۔ جب آپ کے پاس دفاع گریزی، اقرار اور ذمہ داری کا حسین سنگم ہو تو پھر آپ کو زندگی کے بے ساختہ بہاؤ کا تجربہ ہو گا۔ جب آپ مختلف نقطہ نظر کو قبول کرنے کے لئے آزاد ہوں اور صرف ایک نقطہ نظر کے ساتھ سخت گیری کے ساتھ منسلک نہ ہوں تو آپ کے خواب اور تمنائیں فطرت کی خواہش کے ساتھ رواں ہو جائیں گے۔ پھر آپ لاتعلق انداز میں اپنی نیتوں کا اظہار کر سکتے ہیں۔ پھر مناسب موسم کا انتظار کریں حتیٰ کہ آپ کی تمنائیں حقیقت کا روپ دھار لیں۔ آپ یہ یقین رہیں کہ جب موسم ٹھیک ہو گا تو آپ کی خواہشات ظاہر ہوں گی۔ یہ بے ساختگی کا قانون ہے۔

بے ساختگی کے قانون پر عمل پیرا ہونا

میں بے ساختگی کے قانون پر مندرجہ ذیل عہد کرنے کے بعد عمل پیرا ہوں گا۔

1 : میں راضی برضا رہنے کی مشق کروں گا۔ آج میں لوگوں، صورتحال، حالات و واقعات کو جس طرح بھی وہ وقوع پذیر ہوں گے تسلیم کروں گا۔ مجھے علم ہو گا کہ یہ لمحہ ویسا ہی ہے جیسا اسے ہونا چاہیئے کیونکہ مکمل کائنات ویسے ہی ہے جیسے اسے ہونا چاہیئے تھا۔ میں سے کے خلاف کش مکش کے ذریعے مکمل کائنات کے خلاف کش مکش کا آغاز نہیں کروں گا۔ میرا صبر مکمل اور سمپورن ہے۔ میں اشیاء کو اس لیے وہ جس حالت میں ہیں قبول کرتا ہوں خواہ وہ میری حسب تمنا نہ ہوں۔

2 : اشیاء کو ان کی موجودہ حالت میں تسلیم کرنے کے بعد میں اپنی موجودہ صورتحال اور ان تمام واقعات کی ذمہ داری قبول کروں گا جنہیں میں مسئلہ سمجھتا ہوں۔ مجھے علم ہے کہ ذمہ داری قبول کرنے کا مقصد اپنی صورتحال کے لئے (بشمول ذات) کسی دوسرے پر الزام دھرنا نہیں۔ مجھے یہ بھی علم ہے کہ مسئلہ پوشیدہ انداز میں ایک موقع ہے اس موقع کے لئے تیاری مجھے اس لمحہ اجازت ہے کہ اسے کسی بڑے فائدے میں تبدیل کر دیا جائے۔

3 : آج میری آگہی غیر مزاحمتی انداز میں قائم ہو گئی ہے۔ میں اپنے نقطہ نظر کے دفاع کی عادت کو ترک کر دوں گا۔ میں اپنے نقطہ نظر کی قبولیت کے لئے کسی کو قائل یا آمادہ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ میں دیگر نقطہ ہائے نظر کے لئے اپنے ذہن کو وا کرتا ہوں اور کسی بھی نقطہ نظر کے ساتھ سخت گیری سے منسلک نہیں رہوں گا۔

باب پنجم

نیت اور خواہشات کا قانون

ہر نیت اور خواہش میں اس کی تکمیل کا ضابطہ پنہاں ہے۔

بے داغ امکانی قوت کے میدان میں نیت اور خواہش بے پایاں تخلیقی قوت رکھتی ہیں۔

اور جب ہم بے داغ امکانی قوت کے زرخیز میدان میں کسی نیت کا آغاز کرتے ہیں تو اس لامحدود بے پایاں نظمی قوت کو اپنے لئے استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔



ابتداء میں خواہش
انسانی ذہن کا پہلا بیج تھی
فرزانوں نے اپنے دل میں مراقبہ کے ذریعے
اپنی دانش سے دریافت کیا
وجود کا تعلق غیروجود سے

" تخلیق کا گیت .... رگ وید "

کامیابی کا پانچواں قانون نیت اور خواہشات کا قانون ہے۔ اس کی بنیاد اس امر پر ہے کہ قوت اور حقائق فطرت میں ہر جگہ موجود ہیں۔ درحقیقت مقادیری برقیات (Qnantum) کے میدان میں سوائے قوت اور حقائق کے کچھ نہیں۔ مقادیری برقیات کا میدان بے داغ آگہی یا بے داغ امکانی قوت کے میدان کا ایک اور درجہ ہے اور یہ مقادیری برقیات کا میدان نیت اور خواہش سے اثرپذیر ہوتا ہے۔ آیئے اس عمل کا گہرائی سے مطالعہ کریں۔

ایک پھول' ایک دھنک' ایک درخت' گھاس کا پتہ' ایک انسانی جسم کو جب ان کے بنیادی عناصر میں الگ کر دیا جائے تو وہ قوت اور حقائق ہیں۔ اپنی بنیادی فطرت میں مکمل کائنات قوت اور حقائق کی حرکت ہے۔ آپ کے اور درخت کے مابین فرق صرف متعلقہ اجسام میں حقائق اور قوت کی تعداد کا ہے۔

مادی درجہ پر آپ اور درخت اپنے دوبارہ پیدا شدہ عناصر سے بنے ہوئے ہیں۔ زیادہ تر کاربن' ہائیڈروجن' آکسیجن' نائٹروجن اور تقلیلی تعداد میں دیگر عناصر۔ آپ ان عناصر کو کسی کریانہ کی دکان سے (ہارڈویئر اسٹور) کچھ روپوں میں خرید سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ اور درخت میں فرق کاربن' ہائیڈروجن یا آکسیجن کا نہیں' درحقیقت آپ اور

درخت مستقل طور پر اپنی کاربن اور آکسیجن کو آپس میں تبدیل کر رہے ہیں۔ آپ دونوں میں حقیقی فرق قوت اور حقائق کا ہے۔

فطرت کے منصوبہ میں آپ اور میں مراعات یافتہ نوع ہیں۔ ہمارا اعصابی نظام ہے جو اس میدان کی قوت اور اطلاعی فہرست سے آگاہ ہونے کی اہلیت رکھتا ہے جو ہمارا مادی جسم بناتا ہے۔ ہم داخلی انداز میں اس میدان کا تجربہ اپنے خیالات' محسوسات' جذبات' خواہشات' یادوں' حس' ترغیبات اور عقائد کے طور پر کرتے ہیں۔ بامقصد انداز میں یہ ہی میدان بطور مادی جسم محسوس کیا جاتا ہے اور مادی جسم کے ذریعے ہم اس میدان کو بطور دنیا محسوس کرتے ہیں۔ لیکن یہ وہی مواد ہے اس وجہ سے قدیم صاحب عرفان لوگوں نے نعرہ لگایا تھا۔ " جو کچھ میں ہوں' وہی تو ہے' یہ سب کچھ بھی وہی ہے اور وہاں پر بھی یہی کچھ ہے۔ "

آپ کا جسم کائنات کے جسم سے علیحدہ نہیں کیونکہ مقادیری میکانیات کے درجہ پر کوئی واضح تفریق نہیں۔ آپ ایک جنبش کے طور ہیں' ایک لہر' ایک تبدیلی' ایک بل' ایک بھنور اور ایک وسیع مکادیری میدان میں مقامی طوفان ہیں۔ کائنات آپ کا پھیلا ہوا جسم ہے۔

انسانی اعصابی نظام نہ صرف اپنے مقادیری میدان کی قوت اور حقائق سے آگاہ ہونے کی اہلیت رکھتا ہے بلکہ اسی اعصابی نظام کے ذریعے انسانی آگہی لامحدود طور لچک دار ہے۔ چنانچہ شعوری طور آپ اطلاعی ترتیب کو تبدیل کر سکتے ہیں جسے آپ کا جسم وجود میں لاتا ہے۔ آپ شعوری طور پر سرگرمی اور اطلاعاتی مواد سے اپنے مقادیری میکانکی جسم اور اپنے توسیع شدہ جسم کی اطلاع' ترتیب اور سرگرمی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اپنے ماحول اور اپنی دنیا میں واقعات رونما کروا سکتے ہیں۔

آگہی میں پوشیدہ دو خصوصیات یعنی توجہ اور نیت کے ذریعے یہ شعوری تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ توجہ روح پھونکتی ہے اور نیت تبدیلی لاتی ہے۔ آپ کسی بھی چیز پر سے توجہ ہٹائیں۔ وہ اوجھل ہونا' ٹوٹنا اور غائب ہونا شروع ہو جائے گی۔ دوسری جانب نیت

سرگرمی اور حقائق میں تبدیلی لاتی ہے۔ نیت اپنی تکمیل کو خود منظم کرتی ہے۔

قابل توجہ مقصد پر نیت کی ماہیت لامحدود خلائی واقعات کو ترتیب دے گی تاکہ حسب خواہش نتائج حاصل ہو سکیں۔ بشرطیکہ کامیابی کے دیگر قوانین پر عمل کیا جائے۔ یہ اس لئے ہے کہ نیت توجہ کے زرخیز میدان میں لامحدود انتظامی قوتوں کی مالک ہے۔ لامحدود انتظامی قوت کا مفہوم لامحدود خلائی وقت کے واقعات کا انتظار کرتا ہے۔ گھاس کے پتے پر، ہر پکے ہوئے سیب پر اور ہمارے جسم کے ہر خلیے میں حتیٰ کہ اسے ہر زندہ چیز میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اس لامحدود انتظامی قوت کے اظہار کا مشاہدہ ہم بیک وقت کرتے ہیں۔

فطرت کے منصوبہ میں ہر شے متعلقہ اور ہر دوسری شے سے تعلق پذیر اور ہم آہنگ ہے۔ کیڑے زمین سے جیسے باہر نکلنا شروع ہوتے ہیں تو آپ جان جاتے ہیں کہ اب بہار آنے والی ہے۔ سال کے ایک مخصوص سمے میں پرندوں نے ایک مخصوص سمت اڑنا شروع کر دیتا ہے۔ فطرت ایک راگ ہے اور تخلیق کے حتمی مقتدر اثر میں راگ خاموشی سے نغمے کی ترتیب مرتب کر رہا ہے۔

اس راگ کی ایک اور اچھی مثال انسانی جسم ہے۔ انسانی جسم میں ایک واحد خلیہ ایک سیکنڈ میں 6 کھرب امور سرانجام دے رہا ہے۔ اسے بیک وقت معلوم ہونا چاہیئے کہ دوسرا خلیہ کیا کر رہا ہے۔ انسانی جسم موسیقی الاپ سکتا ہے۔ جراثیم کو مار سکتا ہے، بچہ پیدا کر سکتا ہے، شاعری سنا سکتا ہے اور ستاروں کی چال سے آگاہ رہ سکتا ہے۔ اور یہ سب کچھ بیک وقت۔ کیونکہ لامحدود باہمی تعلق کا میدان اس کے اطلاقی میدان کا حصہ ہے۔

انسانی نوع کے اعصابی نظام کے بارے میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ شعوری نیت کے ذریعے سرگرمی اور حقائق کے تحت گیر نظام میں یہ لامحدود انتظامی قوت کی کمان کر سکتا ہے۔ سرگرمی اور حقائق کے بند نظام میں انسانی نوع کی نیت بند یا متذبذب شے نہیں اس میں لامحدود لچک ہے۔ بالفاظ دیگر جب تک اپنی نیت میں آپ فطرت کے دیگر قوانین کو نہیں توڑتے تو آپ حقیقی معنوں میں اپنی خواہشات اور خوابوں کی تکمیل کے لئے فطرت کے قوانین کی کمان کر سکتے ہیں۔

آپ کائناتی کمپیوٹر کو اپنے استعمال کے لئے اس کی لامحدود تنظیمی قوت کے ساتھ سرگرم کر سکتے ہیں۔ آپ اس حتمی تخلیقی میدان تک پہنچ سکتے ہیں اور نیت کا آغاز کر سکتے ہیں۔ صرف نیت کی ابتداء کرنے سے ہی آپ لامحدود تعلقات کو سرگرم کر سکتے ہیں۔

نیت بے ساختہ فوری چاہت' رکاوٹ سے ماورا بے داغ امکانی قوت کے بہاؤ کی بنیاد ڈالتی ہے تاکہ پراسراریت اپنا اظہار کر سکے۔ صرف احتیاط یہ کرنی ہے کہ آپ کی نیت لوگوں کی بھلائی کے لئے ہو۔ آپ سات روحانی قوانین کے ساتھ ہم آہنگ ہوں تو یہ خود بخود ہو جاتا ہے۔



خواہش کے پیچھے حقیقی قوت نیت ہے۔ نیت اکیلے ہی بہت پر قوت ہے کیونکہ نیت نتیجہ کے بغیر تعلق کی خواہش مند ہے۔ اکیلی خواہش کمزور رویہ ہے کیونکہ اکثر لوگوں میں خواہش تعلق کی توجہ ہے۔ تمام دیگر قوانین پر سختی سے عمل کے بعد نیت خواہش کا روپ دھار لیتی ہے لیکن خصوصاً قانون عدم وابستگی پر عمل کرنے سے جو کامیابی کا چھٹا روحانی قانون ہے۔

نیت عدم وابستگی سے مل کر موجودہ آگہی کے گرد مرکوز زندگی کی طرف بڑھتی ہے۔ جب کوئی عمل موجودہ لمحے کی آگہی کی روشنی میں کیا جاتا ہے تو سب سے زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ آپ کی نیت مستقبل کے لئے ہے لیکن آپ کی توجہ موجودہ لمحہ پر ہے۔ جب تک آپ کی توجہ موجودہ لمحہ پر رہے گی وہ ہی آپ کے مستقبل کی نیت کا اظہار کرے گی کیونکہ موجودہ لمحہ ہی مستقبل کو تراشتا ہے۔ ماضی' حال اور مستقبل آگہی کی خصوصیات ہیں۔ ماضی یادوں کا مجموعہ ہے۔ مستقبل امید ہے اور حال آگہی ہے۔ اس لئے وقت خیالات کی چال ہے۔ ماضی اور مستقبل دونوں خیالات کی پیدائش ہیں۔ صرف حال جو

آگہی ہے حقیقی اور لازوال ہے۔ یہ خلائی وقت، مادہ اور قوت کے لئے امکانی قوت ہے۔ یہ انسان کا لازوال دائرہ اثر ہے جو بذات خود تخلیقی قوتوں کا تجربہ کر رہا ہے خواہ وہ روشنی، حرکی، بجلی، مقناطیس یا کشش ثقل ہو۔ ان قوتوں کا وجود نہ تو ماضی میں تھا اور نہ ہی مستقبل میں بس وہ موجود ہیں۔

ان تجریدی قوتوں کی ہماری توضیح ہیت اور فی الواقعہ مظاہر کا تجربہ مہیا کرتی ہے۔ تجریدی قوتوں کی ذہن نشیں توضیح ماضی کا تجربہ مہیا کرتی ہے۔ انہی تجریدی قوتوں کی متوقع توضیح مستقبل کو تخلیق کرتی ہے۔ یہ آگہی میں توجہ کی خصوصیات ہیں۔ جب یہ خصوصیات ماضی کے بوجھ سے آزاد ہو جاتی ہیں تو پھر حال میں مستقبل کی تخلیق کے لئے زرخیز میدان بن جاتی ہے۔

موجودہ لمحے کی عدم وابستگی کی آزادی میں گندھی ہوئی نیت ...... مادہ، قوت اور خلائی وقتی واقعات کے صحیح مرکب کے لئے عمل انگیز کردار ادا کرتی ہے تاکہ جو کچھ آپ چاہیں اسے تخلیق کیا جا سکے۔

اگر آپ نقطہ ذات اور حال کے لمحات کی آگہی سے آشنا ہیں تو پھر تصوراتی رکاوٹیں ...... جو نوے فیصد سے زیادہ خیالی، رکاوٹیں ہیں ٹوٹ پھوٹ کر غائب ہو جاتی ہیں اور بقیہ پانچ سے دس فیصد رکاوٹوں کو یک سمتی نیت سے مواقع حاصل کرنے کے لئے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

یک سمتی نیت توجہ کی وہ خصوصیت ہے جو مرکوز مقصد کے سلسلہ میں ناقابل تبدیل ہے۔ یک سمتی نیت کا مفہوم اپنی توجہ کو حسب خواہش نتیجہ کی طرف مبذول کرنا ہے۔ ناقابل تبدیل مقصد اور مرکوز نیت کے اس وصف سے جسے رکاوٹیں نہ تو ضائع کر سکیں اور نہ ہی منتشر۔ آپ کی آگہی تمام رکاوٹوں سے مکمل طور پر آزاد ہے۔ گہری خواہش سے مقصد کے ساتھ پابندی کو قائم رکھتے ہوئے آپ ایک ناقابل فراموش طمانیت قائم رکھنے کے قابل ہوئے ہیں۔ یہ عدم تاثر آگہی ہے اور بیک وقت یک سمتی مرکوز نیت کی قوت ہے۔

نیت کی قوت کو زیر کرنا چاہئیں اور پھر آپ حسب منشاء خواہش پوری کر سکتے ہیں۔ کوشش اور تگ و دو سے آپ اب بھی نتائج حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس کی قیمت پر وہ قیمت تناؤ، دل کا دورہ اور آپ کے احتمالی نظام کا کمزور شدہ عمل ہے۔ قانون نیت اور خواہش پر عمل کے لئے مندرجہ ذیل پانچ اقدامات پر عمل پیرا ہونا بہت اہم ہے۔ جب آپ خواہشات کے حصول کے لئے ان پانچ اقدامات پر عمل پیرا ہوتے ہیں تو نیت بذات خود اپنی قوت پیدا کرتی ہے۔

1 : خاموشی میں اتر جاؤ۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ اس خاموش جگہ پر اپنے آپ کو مرکوز کریں جو خیالات کے مابین موجود ہے تاکہ خاموشی میں اترا جا سکے۔ وجود کا یہ درجہ درحقیقت آپ کی ضروری حالت ہے۔

2 : وجود کی اس حالت میں موجودگی کے دوران اپنی نیت اور خواہشات کا اظہار کریں جب آپ درحقیقت خاموشی میں ہوں۔ کوئی خیال نہ ہو، کوئی نیت نہ ہو۔ لیکن جونہی آپ خاموشی اور خیال کے مابین نیت کا آغاز کریں (اور اگر آپ کی خواہشات کا پورا سلسلہ ہے آپ انہیں تحریر کر لیں) اور خاموشی میں جانے سے پہلے نیت اپنی تمناؤں پر مرکوز کر دیں۔ اگر آپ کامیاب پیشہ ور بننا چاہتے ہیں تو آپ اسی خواہش کی نیت سے خاموشی میں اتریں اور وہاں آپ کی آگہی میں ایک مدھم چمک کی طرح نیت موجود ہو گی۔ خاموشی میں اپنی نیت اور خواہش کے اظہار کا مفہوم بے داغ امکانی قوت کے لئے زرخیز زمین میں انہیں بونا ہے اور یہ امید رکھنا ہے کہ جب موسم درست ہو گا وہ کھل اٹھیں گے۔ آپ کو اپنی خواہشات کے بیجوں کو یہ دیکھنے کے لئے نہیں اکھاڑنا چاہئے کہ کیا وہ بڑھ رہے ہیں؟ یا سخت گیری سے اس ضابطہ پر منسلک رہنا چاہتے ہیں جس کے عمل سے وہ اپنا اظہار کریں گے؟ آپ درحقیقت انہیں آزاد کرنا چاہتے ہیں۔

3 : ذات کے حوالہ دینے کے عمل کی کیفیت میں رہیں۔ اس کا مفہوم آپ حقیقی ذات کی آگہی کو قائم کرنا ہے۔ آپ کی روح، بے داغ امکانی قوت کے دائرہ اثر سے آپ کا تعلق ہے۔ اس کا یہ بھی مفہوم ہے کہ دنیا کی نگاہوں سے اپنے آپ کو نہ دیکھو اور

اپنے آپ کو دوسروں کی رائے اور نکتہ چینی سے متاثر نہ ہونے دیں۔ ذات کے حوالے کی کیفیت کو قائم رکھنے کا آسان راستہ اپنی خواہشات کو اپنے تک محدود رکھنا ہے۔ کسی اور کے ساتھ ان کا ذکر نہ کریں تاآنکہ وہ بالکل ایسی ہی خواہش کا ذکر کریں جیسی آپ کی ہے اور آپ سے متعلق ہے۔

4 : نتائج کے بارے میں لاپرواہ ہو جائیں۔ اس کا مطلب ایک مخصوص نتیجہ کے لئے سخت گیر تعلق کو غیر متیقنیت کی دانش میں چھوڑنا ہے۔ اس کا مطلب زندگی کے ہر لمحے سے لطف اندوز ہونا ہے خواہ آپ کو نتائج کا پتا ہے یا نہیں۔

5 : کائنات کو تفصیلات طے کرنے دیں۔ آپ کی نیت اور خواہش کو جب خاموشی میں اتار دیا جائے تو ان کے پاس لامحدود انتظامی قوت ہے۔ نیت کی اس لامحدود نظمی قوت پر بھروسہ رکھیں تاکہ وہ آپ کے لئے مفصل تفصیلات مرتب کر سکے۔

یاد رکھیں کہ آپ کی اصلی فطرت ہی خالص روح ہے۔ اپنی روح کی آگہی کو ساتھ رکھیں جہاں بھی آپ جائیں اور اپنی خواہشات کا رفتہ رفتہ اظہار کریں اور کائنات ان کی تفصیلات آپ کے لئے طے کرے گی۔



قانون نیت و خواہش پر عمل پیرا ہونا

مندرجہ ذیل اقدامات کی یقین دہانی کے بعد میں قانون نیت اور خواہش کو متحرک کروں گا۔

1 : میں اپنی تمام خواہشات کی فہرست مرتب کروں گا۔ میں جہاں کہیں بھی جاؤں گا اس فہرست کو ساتھ رکھوں گا۔ اپنی خاموشی اور مراقبہ میں جانے سے پہلے میں اس فہرست کا مطالعہ کروں گا۔ میں رات کو سونے سے پہلے اسے دیکھوں گا اور صبح اٹھ کر بھی میں اس کا مطالعہ کروں گا۔

2 : میں اپنی خواہشات کی اس فہرست کو کائنات میں بکھیر کر تخلیق کے رحم میں ڈال دوں گا۔ اس یقین کے ساتھ کہ موجود لمحہ میں کسی وجہ سے حالات میرے موافق نہیں ہیں لیکن کائناتی ترتیب میرے لئے کوئی منصوبہ سوچے ہوئے ہے جو میری سوچ سے کہیں زیادہ عظیم الشان ہے۔

3 : میں اپنے تمام اقدامات میں موجودہ سے کی آگہی کی مشق کروں گا۔ موجودہ لمحہ کی توجہ اور استعداد سے اپنی خواہشات کے درجہ کو رکاوٹوں سے کم یا ختم نہیں ہونے دوں گا۔ موجودہ سے جیسا ہے میں اسے ویسے ہی تسلیم کروں گا اور مستقبل کا اظہار اپنی شدید اور انتہائی عزیز نیت اور خواہش سے کروں گا۔

باب ششم

قانون عدم وابستگی

عدم وابستگی میں غیر یقینیت کی دانش وجود رکھتی ہے۔ غیر یقینیت کی دانش میں ماضی سے آزادی ہے۔ اس آگہی سے بھی جو ماضی کی کیفیات کی جیل ہے۔

تمام ممکنات کے میدان اور انجان راہوں پر گامزن ہونے کے لئے اپنی رضامندی سے ہم اپنے آپ کو تخلیق ذہن کے حوالے کر دیتے ہیں جو کائنات کے رقص کی سنگت کرتا ہے۔



دو سنہری پرندوں کی طرح
جن کا رین بسیرا ایک ہی درخت پہ ہے
دوستوں کو بتاؤ کہ انا اور ذات
اپنے اندر ہی موجود ہے
انا زندگی کے کھٹے میٹھے درخت کو کھاتی ہے
اور ذات عدم وابستگی کی طرح دیکھتی رہتی ہے ..... " منڈک اپنشد "

کامیابی کا چھٹا روحانی اصول قانون عدم وابستگی ہے۔ قانون عدم وابستگی کے مطابق مادی کائنات میں کسی بھی چیز کے حصول کے لئے آپ کو اس سے وابستگی کو چھوڑنا پڑے گا۔ اس کا یہ مفہوم نہیں کہ آپ خواہشات کی تخلیق کے لئے نیت کو چھوڑ دیں۔ آپ اپنے ارادوں اور خواہشات کو مت چھوڑیں۔ آپ صرف نتیجہ سے اپنی وابستگی کو بھلا دیں۔

جونہی آپ نتیجہ سے وابستگی چھوڑ دیتے ہیں یہ کرنا بہت پر قوت ہے۔ یک سمتی نیت کو بیک وقت عدم وابستگی سے جوڑنے کے بعد آپ جو بھی خواہش کریں گے اس کا حصول ہو گا۔ کوئی بھی چیز جو آپ چاہیں عدم وابستگی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ عدم وابستگی کی بنیاد آپ کی ذات کی قوت کے ٹھوس ایمان پر ہے۔

دوسری طرف وابستگی خوف اور غیر تحفظ پر وجود رکھتی ہے۔ تحفظ کی ضرورت کی بنیاد اپنی اصلی ذات کو نہ جاننا ہے۔ دولت، بے بہا دولت کی بنیاد مادی دنیا سے کوئی بھی دیگر شے ذات ہے۔ یہ آگہی ہے جو جانتی ہے کہ کس طرح سے ہر ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ ہر دیگر شے یعنی کاریں، مکانات، بینک نوٹس، کپڑے، ہوائی جہاز نشانات ہیں جو عارضی ہیں۔ وہ آتے جاتے ہیں۔ نشانات کا پیچھا کرنا ایسے ہے جیسے حقیقی جگہ کی بجائے

آپ اس کے نقشہ پر بیٹھے ہوں۔ یہ تفکر پیدا کرتا ہے اور آپ بالآخر خالی خالی محسوس کرتے ہیں۔ درون خانہ بھی خالی۔ کیونکہ آپ ذات کی بجائے ذات کے نشانات سے تبادلہ کر رہے ہیں۔

وابستگی ہمیشہ آگہی کی لاعلمی سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ وابستگی ہمیشہ سے پیوستہ ہے۔ عدم وابستگی دولت کی آگہی کے مترادف ہے کیونکہ عدم تاثر تخلیق کرنے کی آزادی ہے۔ وابستگی کی عدم وابستگی سے ہی خوشی اور لطف حاصل ہو سکتا ہے۔ پھر دولت کے نشان فوری اور بے ساختگی سے نمودار ہوتے ہیں۔ عدم وابستگی کے بغیر ہم لاچاری' مایوسی' دنیاوی ضروریات' چھوٹے چھوٹے تفکرات' انتہائی ناامیدی اور سنجیدگی کے قیدی ہیں جو روزمرہ کی اوسط زندگی اور احساس غربت کے ممتاز خدوخال ہیں۔

دولت کی صحیح اہلیت یہ ہے کہ آپ جس چیز کی خواہش کریں اسے حاصل کریں اور وہ بھی بے ساختگی سے۔ اس تجربہ سے گزرنے کے لئے آپ کو غیر۔یقینیت کی دانش کے تجربہ سے گزرنا ہو گا۔ اس غیر۔یقینیت میں آپ حسب منشاء چیزوں کی تخلیق کی آزادی پائیں گے۔

لوگ مستقل ضمانت کی تلاش میں ہیں اور آپ کو اندازہ ہو گا کہ ضمانت کی تلاش درحقیقت ایک بے ثباتی چیز ہے۔ حتیٰ کہ دوست سے لگاؤ درحقیقت ایک بے ثباتی چیز ہے۔ آپ شاید کہیں میرے پاس جب ایک ملین ڈالر ہوں گے تب میں محفوظ ہوں گا۔ پھر میں مالی طور پر آزاد ہوں گا اور ریٹائر ہو جاؤں گا لیکن ایسا کبھی نہیں ہوتا' کبھی نہیں ہوتا۔

جو تحفظ کی تلاش میں ہیں وہ اسے حاصل کئے بغیر ساری زندگی اس کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ یہ سراب اور بے ثباتی ہے کیونکہ تحفظ صرف دولت سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ دولت سے لگاؤ ہمیشہ غیر تحفظ کا احساس پیدا کرے گا خواہ آپ کے پاس کتنی ہی دولت کیوں نہ بینک میں موجود ہو۔ درحقیقت کچھ ایسے لوگ جن کے پاس بے انتہاء دولت ہے سب سے زیادہ غیر محفوظ ہیں۔

تحفظ کی تلاش سراب ہے۔ قدیم دانش کی روایتوں میں، اس الجھاؤ کا حل غیر تحفظ ہونے میں ہے، یا غیر-یقینیت کی دانش میں۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ تحفظ اور یقینیت کی تلاش درحقیقت آگہی سے لگاؤ ہے اور آگہی کیا ہے؟ آگہی ہمارا ماضی ہے۔ آگہی ماسوائے ماضی کے ڈھالنے کے اور کچھ نہیں۔ اس میں کوئی ارتقاء نہیں۔ ہرگز نہیں۔ جہاں ارتقاء نہیں وہاں جمود، گلنا سڑنا، بدنظمی اور رجعت پذیری موجود ہوگی۔

دوسری جانب غیر-یقینیت آزادی اور بے داغ تخلیق کے لئے زرخیز میدان ہے۔ غیر-یقینیت کا مفہوم انجان پن کی طرف اپنے وجود کا ہر لمحہ آگے بڑھتا ہے۔ انجان پن تمام ممکنات کا میدان ہے۔ ہمیشہ تازہ، ہمیشہ نیا، نئے اظہار کی تخلیق کے لئے آزاد۔ انجان پن اور غیر-یقینیت کے بغیر صرف پرانی یادوں کے جمود کو دہرانے کے مترادف ہے۔

آگہی سے لگاؤ کو توڑ دو، انجان پن میں داخل ہو جاؤ اور یوں آپ تمام ممکنات کے میدان میں داخل ہو جائیں گے۔ انجان پن میں داخل ہونے کی رضامندی صورت میں آپ کی غیر-یقینیت کی دانش کا عنصر آپ کی مدد کے لئے موجود ہوگا۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ زندگی کے ہر لمحے میں آپ پرجوش ایڈونچرس اور پراسراریت کے تجربہ حاصل کریں گے۔ آپ کو جادو، خوشی، مسرت اور نشاط (جو اپنی روح سے حاصل ہوگی ...... اور آپ زندگی کا مزہ حاصل کریں گے۔)

تمام ممکنات کے میدان میں رونما واقعات سے آپ ہر روز خوشی حاصل کرسکتے ہیں۔ جب غیر-یقینیت کا تجربہ ہو تو آپ صحیح راستہ پر ہیں۔ اسے نہ چھوڑیں۔ اگلے ہفتہ یا اگلے سال کیا ہوگا؟ اس بارے میں کسی واضح یا پریقین تصور کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اگر آپ کے خیال میں کوئی واضح تصور موجود ہے اور آپ اس پر قائم ہیں تو آپ ممکنات کے ایک مکمل سلسلہ کو اپنے لئے بند کر رہے ہیں۔

تمام ممکنات کے میدان کی ایک خصوصیت لامحدود ارتباط ہے۔ یہ میدان حسب خواہش نتائج کے لئے لامحدود خلائی وقتی واقعات ترتیب دے سکتا ہے لیکن جب آپ کسی نکتہ سے وابستہ ہوتے ہیں تو آپ کی نیت ایک سخت گیر ذہن کے حلقہ میں بند ہو

جاتی ہے۔ آپ بہاؤ اور تحقیق کے میدان میں موجود فوری چاہت کو ضائع کر دیتے ہیں۔
اب آپ لگاؤ رکھتے ہیں تو آپ اپنی خواہشات کو روانی اور لچک سے گھیر کر ایک سخت گیر
خاکہ میں بدل لیتے ہیں۔ جو تحقیق کے سمپورن طریقہ کار میں دخل انداز ہوتا ہے۔

عدم وابستگی مقاصد طے کرنے میں قانون نیت اور خواہش کے قانون میں دخل اندازی نہیں کرتی۔ ایک خاص سمت جانے کی آپ کی نیت اب بھی ہوگی اور آپ کی تمنا اب بھی ادھوری ہے۔ بہرحال نکتہ "الف" اور نکتہ "ب" میں لامحدود امکانات ہیں۔ غیر یقینیت کے عنصر کے داخلہ سے آپ کسی بھی لمحے اپنی سمت کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کو کوئی اعلیٰ معیار کمال تلاش کرلیں یا آپ کو کوئی ولولہ انگیز شے مل جائے۔ مسائل کے حل مسلط کرنے کے آپ کے امکانات کم ہیں جو آپ کو امکانات کے ممکنات کے لئے چوکس رہنا سکھائیں۔

قانون عدم وابستگی ارتقاء کے سارے طریقہ کار کو تیز کر دیتا ہے۔ جب آپ اس قانون کو سمجھ جاتے ہیں تو پھر حل مسلط کرنے کی فکر میں نہیں ہوتے۔ جب مسائل پر آپ حل مسلط کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ نئے مسائل پیدا کرتے ہیں۔ لیکن جب آپ غیر یقینیت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس کا مشاہدہ کرتے ہیں تو آپ اس الجھن اور ہلچل میں سے ممکنہ حل کے ابھرنے کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں پھر جس شے کا ظہور ہوتا ہے وہ بہت ولولہ انگیز اور حیرت انگیز ہوتی ہے۔

اس چوکس پن کی حالت میں موجودہ سے میں غیر یقینیت کے میدان میں آپ کا تیار ہونا..... آپ کی نیت اور مقصد کو پورا کرتا ہے اور آپ کے لئے موقع سے فائدہ اٹھانا ممکن بنا دیتا ہے۔ موقع کیا ہے؟ آپ کی زندگی میں موجود ہر مسئلہ میں یہ موجود ہوتا ہے۔ آپ کی زندگی میں موجود ہر مسئلہ کسی شاندار فائدے کے موقع کا بیج ہے۔ ایک دفعہ جب آپ کو اس کا ادراک ہو جائے گا تو آپ ممکنات کے ایک مکمل احاطہ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور یہ پراسراریت حیرانی، ولولہ انگیزی اور پرخطر زندگی کو قائم رکھتی ہے۔

اپنی زندگی کے ہر مسئلہ کو ایک اعلیٰ منافع کے موقع کی نظر سے دیکھیں۔ آپ

مواقعوں کے لئے غیر متعینیت کی دانش میں سمٹ کر چوکس رہ سکتے ہیں۔ جب آپ کی تیاری موقع سے ہم آہنگ ہوتی ہے تو حل فوری طور پر نکل آتا ہے۔

اس طرح سے جو کچھ بھی نکلتا ہے اسے اکثر" خوش قسمتی "کہتے ہیں۔ خوش قسمتی ماسوائے تیاری کے کچھ نہیں ہے اور ساتھ ہی موقع کا میسر آنا یعنی جب یہ دونوں آپس میں مل جاتے ہیں۔ اضطراب کو چوکس نظروں سے دیکھتے ہوئے جو حل نکلتا ہے وہ آپ کے لئے اور ان کے لئے بھی جو آپ سے رابطہ میں ہیں ارتقائی طور پر فائدہ مند ہو گا۔ یہ کامیابی کا مکمل نسخہ ہے۔ اور اس کی بنیاد قانون عدم وابستگی پر ہے۔



قانون عدم وابستگی پر عمل پیرا ہونا

مندرجہ ذیل اقدامات کی یقین دہانی کے بعد میں قانون عدم وابستگی کو متحرک کروں گا۔

1 : آج میں اپنے آپ کو عدم وابستگی کے لئے وقف کر دوں گا۔ میں اپنے آپ اور گرد و پیش کے لوگوں کو وہ جہاں بھی ہوں دل کی آزادی کا پیغام دوں گا۔ میں سخت گیرانداز میں اپنے خیالات مسلط نہیں کروں گا کہ اشیاء کو کیسا ہونا چاہیئے؟ میں نئے مسائل پیدا کرنے کے لئے مسائل پر حل مسلط نہیں کروں گا۔ میں ہر چیز میں عدم وابستگی کے ساتھ شمولیت کروں گا۔

2 : اپنے تجربہ کے ضروری عنصر کے طور پر آج غیر متیقینیت کو بطور عنصر داخل کروں گا۔ غیر متیقینیت کو تسلیم کرنے کی میری رضامندی کی بناء پر مسائل کے حل الجھن، ہلچل اور بد نظمی میں سے خود بخود ظاہر ہوں گے۔ جتنی زیادہ چیزیں غیر یقین ہوں گی میں اتنا ہی محفوظ خیال کروں گا۔ کیونکہ غیر متیقینیت میرا راستہ ہے۔ آزادی کے لئے غیر متیقینیت کی دانش کے ذریعے میں اپنا تحفظ کروں گا۔

3 : میں تمام ممکنات کے میدان میں داخل ہو کر ولولہ انگیزی کے لئے متوقع رہوں گا جو وقوع پذیر ہو سکتی ہے اگر میں لامحدود چناؤ کے لئے آزاد ہوں تو میں لیڈ ونچر، جادو اور زندگی کی پراسراریت یعنی ان تمام کا لطف اٹھا سکتا ہوں۔

باب ہفتم

دھرم کا قانون یعنی مقصد حیات

ہر کسی کی زندگی کا مقصد..... اچھوتا تحفہ یا دوسروں کو دینے کی مخصوص اہلیت ہے۔

جب ہم اس اچھوتی اہلیت کو دوسروں کی خدمت کے لئے استعمال کرتے ہیں تو ہمیں اپنی روح کی بے خودی اور نشاط کا تجربہ ہوتا ہے جو تمام تمناؤں کا حتمی مقصد ہے۔



آپ کام کرتے ہوئے ایسا ساز ہیں
جس کے دل سے
وقت کی سرگوشی موسیقی بن جاتی ہے
......اور محبت سے کام کا تعلق
دل کے تاروں سے کپڑا بنتا ہے
ایسے جیسے یہ کپڑا آپ کی محبوبہ نے پہننا ہے

خلیل جبران "پیغمبر"

کامیابی کا ساتواں روحانی قانون دھرم کا قانون ہے۔ دھرم سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کا مفہوم مقصد حیات ہے۔ قانون دھرم کہتا ہے کہ ہم نے مادی شکل میں اظہار اس لئے حاصل کیا کہ ایک مقصد پورا کیا جائے۔ بے داغ امکانی توانائی کا میدان اپنے ماہیت میں الوہیت ہے اور کسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے مخلوق الفطرت انسانی شکل اختیار کرلیتا ہے۔

اس قانون کے مطابق آپ کے پاس ایک اچھوتی اہلیت اور اس کے اظہار کا ایک یکتا طریقہ موجود ہے۔ یہ امر آپ پوری دنیا میں دوسروں سے بہتر انجام دے سکتے ہیں۔ ہر اچھوتی اہلیت اور اس کے یکتا اظہار کے لئے اچھوتی خواہشات بھی ہیں۔ جب یہ خواہشات آپ کی یکتا اہلیت کے تخلیقی اظہار سے ہم آہنگ ہو جاتی ہیں تو وہ لمحہ خوشحالی کی تخلیق کرتا ہے۔ ذاتی خواہشات کی تکمیل کے لئے یکتا اہلیت کا اظہار بے بہا اور لامحدود دولت پیدا کرتا ہے۔

اگر آپ بچوں کی پرورش ابتداء سے ہی ان خطوط پر کریں تو ان کی زندگیوں پر ان قوانین کا اثر دیکھیں گے۔ درحقیقت یہ اصول میں نے اپنے بچوں پر استعمال کیا۔ بار بار میں نے انہیں بتایا کہ دنیا میں ان کی موجودگی کی کوئی وجہ ہے اور انہیں اس کو تلاش کرنا ہے۔ چار سال کی عمر سے وہ یہ سن رہے تھے۔ تقریباً اسی عمر میں میں نے انہیں مراقبہ کرنا

سکھایا اور کہا" میں تمہیں زندہ رہنے کے لئے کبھی پریشان نہیں دیکھنا چاہتا۔ اگر بڑے ہو کر آپ اپنے لئے خود نہ کما سکے تو میں آپ کی مدد کرتا رہوں گا۔ پس اس ضمن میں پریشان نہیں ہونا۔ میں تم لوگوں کو اسکول میں صرف پڑھائی پر مرکوز نہیں دیکھنا چاہتا۔ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ آپ ضرور اچھے نمبر حاصل کریں یا بہترین درسگاہ میں پڑھیں۔ درحقیقت جس چیز پر میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں وہ ہے اپنے آپ سے پوچھنا کہ آپ انسانیت کی خدمت کیسے کر سکتے ہیں؟ اور اپنی یکتا اہلیت کو تلاش کرنا کہ وہ کیا ہے؟ جس کے اظہار کا مخصوص طریقہ صرف آپ کے پاس ہے۔"

بالآخر انہوں نے بہترین درسگاہوں میں تعلیم حاصل کی اور اور اعلیٰ نمبر حاصل کئے۔ وہ کالج میں اچھوتے تھے کیونکہ وہ مالی طور پر خود کفیل رہے۔ دراصل وہ اس امر پہ مرکوز رہے کہ انہوں نے جہاں کو کیا دینا ہے؟ تو یہ ہے قانون دھرم۔

قانون دھرم کے تین عناصر ہیں۔ پہلا عنصر تلقین کرتا ہے کہ ہر کوئی یہاں اپنی ذات کی تلاش میں ہے اور ہمیں بذات خود یہ تلاش کرنا ہے کہ ہماری حقیقی ذات روحانی ہے اور یہ کہ بنیادی طور پر ہم روحانی نوع ہیں۔ جس نے مادی شکل میں اپنا اظہار کیا ہے۔ ہم وہ نوع انسان نہیں جنہیں کبھی کبھار روحانی تجربہ ہوتا ہے۔ بلکہ صورت حال بالکل برعکس ہے یعنی ہم وہ روحانی نوع ہیں جنہیں کبھی کبھار ہی انسانی تجربہ ہوتا ہے۔

ہم میں سے ہر ایک یہاں پر اپنی ذات اولیٰ یا روحانی ذات کی تلاش میں ہے یہ امر قانون دھرم کی پہلی تکمیل ہے۔ ہمارے درون خانہ جو دیوی دیوتا خمیر میں گندھے ہوئے ہیں انہیں ضرور تلاش کرنا چاہیئے کیونکہ وہ اپنا اظہار چاہتے ہیں تاکہ ہماری الوہیت آشکار ہو سکے۔

قانون دھرم کا دوسرا عنصر اپنی اچھوتی اہلیت کا اظہار ہے۔ قانون دھرم کے مطابق ہر انسان ایک اچھوتی اہلیت کا مالک ہے یعنی آپ کے پاس وہ جوہر ہے جو اپنے اسلوب میں یکتا ہے اور اتنا بے مثل کہ اس کرہ پر کوئی دوسری ہستی زندہ موجود نہیں جو اس اسلوب کی مالک ہو یا اس کا اظہار کر سکے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ایک اچھوتا

کام کر سکتے ہیں اور اسے کرنے کا بھی طریقہ یکتا ہے۔ جب آپ وہ کام کر رہے ہوتے ہیں تو پھر وقت کو بھول جاتے ہیں اور جب آپ بے مثل اسلوب کا جس کے آپ مالک ہیں اظہار کرتے ہیں ..... یا پھر ایک سے زیادہ یکتا اہلیتوں کا ..... تو یہ امر آپ کو وقت سے ماوراء آگہی میں لے جاتا ہے۔

قانون دھرم کا تیسرا عنصر انسانیت کی خدمت ہے۔ اپنے ساتھی انسانوں کی خدمت۔ پھر اپنی ذات سے پوچھنا کہ " میں انسانوں کی کیسے مدد کر سکتا ہوں؟ جس کسی سے بھی میرا واسطہ پڑے میں اس کی مدد کیسے کر سکتا ہوں؟ " جب آپ انسانیت کی خدمت کے لئے اپنے یکتا اسلوب کو اس کوشش میں شامل کر لیتے ہیں تو آپ دھرم کے قانون کا مکمل استعمال کرتے ہیں لیکن روحانیت کے ساتھ بے داغ امکانی قوت کے دائرہ اثر کی شمولیت کے بغیر یہ ناممکن ہے کہ آپ بے انتہاء خوشحالی تک رسائی حاصل نہ کر سکیں کیونکہ یہ ہی وہ حقیقی راستہ ہے جس سے خوشحالی حاصل ہو سکتی ہے۔

یہ خوشحالی عارضی نہیں بلکہ اس بناء پر مستقل ہے کہ اس کی تخلیق اور انسانوں کی خدمت اور لگن کے لئے آپ نے اپنے یکتا اسلوب کو شامل کر لیا ہے یہ سوال اٹھا کر میں ان کی کیسے مدد کر سکتا ہوں؟ یہ کہ آپ پوچھتے کہ اس میں میرا مفاد کیا ہے؟

یہ سوال کہ " میرا مفاد کیا ہے؟ " انا کی اندرونی گفتگو ہے۔ سوال کرنا کہ میں کیسے مدد کر سکتا ہوں؟ روح کی اندرونی گفتگو ہے۔ روح آپ کی آگہی کا وہ حلقہ اثر ہے جہاں آپ جہاں گیر تجربہ حاصل کرتے ہیں۔ اپنے اندرونی مکالمہ کو صرف یوں بدل دینے سے کہ میرا مفاد کیا ہے؟ کی بجائے یہ کہ میں کیسے مدد کر سکتا ہوں؟ آپ خود بخود انا سے آگے چلے جاتے ہیں یعنی اپنی روح کے حلقہ اثر میں۔ روح کے حلقہ اثر میں داخل ہونے کا سب سے مناسب رستہ مراقبہ ہے۔ جس میں مکالمہ کو یوں تبدیل کرنے سے کہ " میں کیسے مدد کر سکتا ہوں؟ " آپ روح تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں جو آپ کی آگہی کا وہ حلقہ اثر ہے جہاں آپ ہمہ گیریت کا تجربہ حاصل کرتے ہیں۔

اگر آپ قانون دھرم کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو کئی

ایک عزم کرتا ہوں گے۔

پہلا عزم یہ ہے : روحانی تجربات کے ذریعے میں اپنی ذات اولیٰ کو تلاش کروں گا جو میری انا سے آگے ہے۔

دوسرا عزم یہ ہے : میں اپنی یکتا اہلیت کو تلاش کروں گا اور اپنی یکتا اہلیت کو پا کر لطف اندوز ہوں گا کیونکہ لطف اندوزی کا سلسلہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب میں وقت سے ماوراء آگہی میں چلا جاتا ہوں۔ یعنی جب میں روحانی مسرت کی حالت میں ہوتا ہوں۔

تیسرا عزم یہ ہے : میں اپنے آپ سے پوچھوں گا کہ میں انسانیت کی خدمت کے لئے کیسے مناسب رہوں گا؟ میں اس سوال کا جواب دوں گا اور اس پر عمل پیرا ہوں گا۔ میں اپنی اچھوتی اہلیت کو انسانوں کی خدمت کے لئے استعمال کروں گا۔ میں ان ضروریات کو اپنی خواہشات سے دوسروں کی مدد اور خدمت سے ہم آہنگ کروں گا۔

تشریف رکھیں اور ان دو سوالات کے ممکنہ جوابات کی فہرست بنائیں۔ اپنے آپ سے پوچھیں 'اگر آپ کو دولت کی فکر نہیں تھی اور سارا وقت' دولت موجود تھی تو پھر آپ کیا کرتے رہے؟ اگر آپ وہی کچھ کریں گے جو اس وقت کر رہے ہیں تو پھر آپ مقصد حیات پورا کر رہے ہیں کیونکہ آپ یہ سب کچھ ایک جذبہ سے کر رہے ہیں۔ آپ اپنے اسلوب کا اظہار کر رہے ہیں۔ پھر اپنے آپ سے پوچھیں؟ میں انسانیت کی خدمت کے لئے کس طرح مناسب ہوں؟ اس سوال کا جواب دیں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔

اپنی الوہیت کو تلاش کریں۔ اپنی اچھوتی اہلیت کو تلاش کریں اور اس سے انسانیت کی خدمت کریں۔ جب آپ کا تخلیقی اظہار انسانوں کی ضروریات کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائے تو پھر دولت روحانی حدود سے دنیاوی دولت کی ہیت میں خود بخود غیر ظاہر شدہ سے ظاہر ہونے لگے گی۔ آپ اپنی زندگی کو الوہیت کے معجزانہ اظہار کے طور پر محسوس کرنا شروع کر دیں گے۔ کبھی کبھار نہیں ہمیشہ اور آپ کو حقیقی خوشی کا احساس ہو گا اور کامیابی کا صحیح مفہوم .... آپ کی روح کے نشاط اور بے خودی کے لئے۔

دھرم کا قانون یا مقصد حیات پر عمل پیرا ہونا

مندرجہ ذیل اقدامات کی یقین دہانی کے بعد میں دھرم کا قانون متحرک کروں گا۔

1 : آج میں محبت سے اپنے ایمان کی پرورش کروں گا جو میری روح کی گرائی میں ادھوری حالت میں موجود ہے۔ میں اپنے اندر روح کی طرف توجہ کروں گا جو میرے جسم اور ذہن کو زندگی عطا کرتی ہے۔ اپنے دل کی اس گہری طمانیت کے ذریعے میں اپنے آپ کو بیدار کروں گا۔ میں وقت سے ماورا زندہ جاوید نوع جو وقت کی پابندی کے تجربہ سے گزر رہی ہے اس کی آگہی کو آگے بڑھاؤں گا۔

2 : میں اپنی اچھوتی اہلیتوں کی فہرست بناؤں گا۔ پھر میں ان تمام اشیاء کی ترتیب بناؤں گا جنہیں میں اپنی اچھوتی اہلیتوں کے اظہار کے ذریعے شوق سے تخلیق کرتا ہوں۔ جب میں اپنی اچھوتی اہلیت کا اظہار کروں گا اور انہیں انسانیت کی خدمت میں استعمال کروں گا تو میں وقت کی رفتار بھول جاؤں گا۔ اپنی اور دوسروں کی زندگی میں خوشحالی تخلیق کروں گا۔

3 : میں ہر روز اپنے آپ سے سوال کروں گا کہ میں کیسے خدمت کر سکتا ہوں؟ اور میں کیسے مدد کر سکتا ہوں؟ ان سوالات کے جواب مجھے محبت کے ساتھ انسانوں کی فلاح اور خدمت کے لئے اجازت دیں گے۔

خلاصہ اور نتائج

"میں خدا کے خیالات جاننا چاہتا ہوں .... بقیہ صرف تفصیلات ہیں۔" .....
البرٹ آئین سٹائن۔

اربوں کہکشاؤں میں غلطی سے شفاف دانش اور اعلیٰ معیار کے مطابق ہونے والی ہر شے کے رقص کی تربیت و تنظیم جہاں گیر ذہن کرتا ہے۔ اس کی ذہانت حتمی اور عظیم ہے اور یہ وجود کے ہر دھاگے میں چھوٹے سے چھوٹے ذرہ کائنات تک سرایت کر چکی ہے۔ ہر جاندار اس دانش کا اظہار ہے اور یہ دانش سات روحانی اصول کے ذریعے استعمال ہو رہی ہے۔

اگر آپ انسانی جسم کے کسی خلیے کو دیکھیں تو آپ ان قوانین کے اظہار کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ ہر خلیہ خواہ وہ معدہ کا خلیہ ہو' دل کا خلیہ یا ذہن کا اس کی پیدائش کا تعلق بے داغ امکانی قوت ہے۔ بے داغ امکانی قوت کی ایک خوبصورت مثال انسانی جسم کی بنیاد یعنی DNA ہے۔ اس کا وجود ہر خلیے میں اس کی اچھوتی اہلیتوں کی بھرپور قوت کا اظہار کرتا ہے۔

خلیہ قانون لین دین کے ذریعے بھی عمل پذیر ہے۔ نظم اور توازن کی حالت میں خلیہ زندہ یا صحت مند ہوتا ہے۔ یہ توازن کی حالت تکمیل اور ہم آہنگی ہے لیکن یہ مستقل طور لین اور دین کے ذریعے عمل پیرا ہے۔ ہر خلیہ دوسرے خلیہ کو نہ صرف دیتا ہے بلکہ اس کی مدد اور پرورش بھی کرتا ہے۔ خلیہ ہمیشہ ایک متحرک بہاؤ کی حالت میں ہوتا ہے اور یہ بہاؤ کبھی رکتا نہیں۔ درحقیقت یہ بہاؤ خلیہ کی زندگی کا نچوڑ ہے۔ دینے کے بہاؤ کو بحال رکھنے سے خلیہ وصول کرنے کے قابل ہوتا ہے اور اس طرح وہ اپنے فعال وجود

کو قائم رکھتا ہے۔ ہر خلیہ کرم کے قانون پر نہایت اعلیٰ طریقہ سے عمل پذیر ہے کیونکہ اس کی دانش میں ہر صورتحال کے لئے نہایت مناسب اور انتہائی درست جواب دینے کی خصوصیت موجود ہے۔

بے ساختگی کے قانون پر بھی جسم کا ہر خلیہ نہایت عمدگی سے عمل پیرا ہے۔ یہ اپنا کام نہایت مہارت اور چوکس حالت میں کرتے ہیں۔

قانون نیت اور خواہش کے ذریعے ہر خلیے کی نیت فطرت کی دانش کی لامحدود نظمی قوت کو زیر کرتی ہے۔ حتیٰ کہ یہ سادہ بنت مثلاً چینی کے سالمہ کو تحلیل کرنا جس سے فوراً واقعات کے ایک راگ شروع ہو جائے گا۔ یعنی جسم میں کہاں پر واضح تعداد میں ہارموز کو ٹپکانا ہے۔ سو اس سالمہ کو یعنی چینی کو خالص تخلیقی قوت میں تبدیل کر دیا جائے۔

بلاشبہ ہر خلیہ قانون عدم وابستگی کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اپنی نیت کے نتائج سے عدم تعلق ہے۔ یہ نہ تو بگڑتا ہے نہ ہی غلطی کرتا ہے کیونکہ اس کا رویہ زندگی کے مرکز کا فرض منصبی ہے جو موجودہ لمحے کی آگہی ہے۔

ہر خلیہ قانون دھرم کا بھی اظہار کرتا ہے۔ ہر خلیہ کا اپنا مرکز اور ذات اولیٰ کو ضرور دریافت کر لینا چاہیئے۔ اسے بنی نوع انسان کی بھی خدمت کرنا چاہیئے اور اچھوتی اہلیتوں کا اظہار کرنا چاہیئے۔ دل کے خلیے' معدہ کے خلیے اور اشتہائی خلیے ان تمام کا منبع ذات اولیٰ ہے۔ بے داغ امکانی قوت چونکہ براہ راست اس کائناتی کمپیوٹر سے رابطہ شدہ ہے۔ اس لئے وہ اپنی اچھوتی اہلیتوں کا اظہار کر سکتی ہے۔ صرف بے ساختگی اور وقت سے ماورا آگہی کے ذریعے ہی وہ اپنی اور پورے جسم کی سالمیت کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔

انسانی جسم کے ہر خلیے کا اندرونی مکالمہ یہ ہے۔ " میں کیسے مدد کر سکتا ہوں؟" دل کے خلیے اشتہائی خلیوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ اشتہائی خلیے معدہ اور پھیپھڑوں کے خلیوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں اور ذہنی خلیے سن رہے ہیں اور ہر دوسرے خلیے کی مدد کر رہے ہیں۔ انسانی جسم کے ہر خلیہ کی صرف ایک ہی فرض منصبی ہے یعنی ہر دوسرے خلیے کی مدد کرو۔

اپنے جسم کے خلیوں کے رویوں کو ہم سات روحانی قوانین کے انتہائی غیر معمولی

اور لائق اظہار کا مشاہدہ کر سکتے ہیں جو فطرت کی دانش کی غیر معمولی ذہانت ہے۔ یہ خدا کے خیالات ہیں بقیہ مانده صرف تفصیلات ہیں۔



کامیابی کے سات روحانی قوانین طاقت ور اصول ہیں۔ یہ آپ کو اپنی ذات پر عبور حاصل کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ ان قوانین پر توجہ دینے اور اس کتاب میں دیئے گئے اقدامات کی مشق سے ان کی افادیت کا اندازہ ہو گا۔ آپ جس چیز کی خواہش رکھتے ہیں اسے حاصل کر سکیں گے۔ یعنی خوشحالی' دولت اور حسب خواہش کامیابی۔ آپ کو محسوس ہو گا کہ آپ کی زندگی پرلطف ہو گئی ہے اور ہر انداز میں خوشحال۔ یہ قوانین زندگی کے روحانی اصول ہیں جو رہن سہن کو بہتر بنا دیتے ہیں۔

ان قوانین پر عمل پذیر ہونے کا ایک فطری سلسلہ آپ کی روزمرہ زندگی ہے جو آپ کو انہیں ذہن نشین کرانے میں مدد کر سکتی ہے۔ بے داغ امکانی قوت کے قانون کا خاموشی سے تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ مراقبہ کے ذریعے' حکم لگانے سے گریز اور فطرت سے گفتگو کے ذریعے لیکن اسے متحرک لین دین کا قانون کرتا ہے۔ یہاں سیکھنے والا اصول یہ ہے کہ آپ جس شے کی خواہش کرتے ہیں اس کی قربانی کرنا سیکھیں۔ اگر آپ کو دولت کی تلاش ہے تو دولت ہی دیں۔ اگر آپ کو محبت کی تلاش ہے' تعریف اور خلوص کی تو پھر دنیا کے لئے محبت' تعریف اور خلوص ہی تقسیم کیجئے۔

لین دین کے قانون میں اپنے اعمال سے آپ قانون کرم کو متحرک کرتے ہیں۔ آپ اچھے کرم تخلیق کرتے ہیں اور یہ اچھے کرم آپ کی زندگی میں ہر چیز کو آسان بنا دیتے ہیں۔ آپ نے غور کیا کہ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے آپ کو نہ تو زیادہ خرچ کرنا پڑا اور نہ ہی بہت کوشش' یہ خود بخود فطری بہاؤ کے قانون کی سمجھ کا سراغ دیتی ہے۔ جب ہر چیز آسان اور بے ساختہ ہے اور آپ کی خواہشات پوری ہو رہی ہیں تو آپ خود بخود قانون نیت و خواہش کو سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ بے ساختگی سے آپ کی خواہشات کی تکمیل آپ کے لئے قانون عدم وابستگی پر عمل آسان کر دیتا ہے

جوں جوں آپ ان تمام قوانین کو سمجھنا شروع کر دیتے ہیں ویسے ویسے اپنی زندگی کے صحیح مقصد پر مرکوز ہونا شروع ہوتے ہیں اور یہ عمل قانون دھرم کی طرف لے جاتا ہے۔ اس قانون کے استعمال اور اپنی اچھوتی اہلیتوں کے اظہار سے انسانوں کی ضروریات کو پورا کرتے ہوئے آپ حسب خواہش حصول کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ آپ جس وقت چاہیں لاابالی اور پرجوش ہو جاتے ہیں۔ یوں آپ کی زندگی ایک لامحدود محبت کا اظہار بن جاتی ہے۔

☆

ہم کائناتی مسافر ہیں۔ کواکب کی خاک' بھنور اور لامحدود گرداب میں رقص کرتی ہوئی زندگی لازوال ہے۔ لیکن زندگی کا اظہار عارضی لحاتی اور ناپائیدار ہے۔ بدھ مت کے بانی گوتم بدھ نے کہا تھا۔

> ہمارا وجود خزاں کے بادلوں کی طرح ناپائیدار ہے۔ وجود کی پیدائش اور موت کو دیکھنا ایسے ہے جیسے رقص کرتے ہوئے قدموں کی حرکت زندگی کا وقفہ آسمان پر بجلی کی چمک کی مانند ہے یا پہاڑ کی سیدھی ڈھلوان پر تیز بہتی ہوئی بوچھاڑ کی طرح ہے۔

ہم ایک دوسرے کے دیکھنے' ملنے' پیار بڑھانے اور ایک دوسرے کا ساتھ دینے کے لئے کچھ دیر کے لئے رک گئے ہیں گو یہ لمحہ قیمتی ہے مگر محبت اور ایک دوسرے کا ساتھ دینے کے لئے ناپائیدار ہے۔ بقائے دوام میں یہ معمولی سا وقفہ ہے۔ اگر ہم ایک دوسرے کا ساتھ شفقت' محبت اور کھلے دل سے دیں تو ہم ایک دوسرے کے لئے خوشحالی اور مسرت تخلیق کر سکتے ہیں۔ اس طرح یہ لمحہ کارآمد ہو سکتا ہے۔

سنسکرت الفاظ کی فرہنگ

اپنشد	بے علمی کو معدوم کرنا۔ فطرت تک رسائی دلانے والا علم
آنند	روحانی خوشی
برہ اد آرنیک	جنگل کو دانش کا عام کرنا
سمپورن	مکمل احاطہ کئے ہوئے
منڈک	فطرت کو سمجھنا
وید	علم گیان

اس کتاب کو آپ زندگی بھر عزیز رکھیں گے کیونکہ اس کے صفحات میں آپ کے خوابوں کی تکمیل کے راز پنہاں ہیں۔ کامیابی کے سات روحانی اصول میں دیپک چوپڑا نے اپنی تعلیم کی عرق ریزی کو سات سادہ اور پر قوت اصولوں میں پیش کیا ہے جن پر آپ اپنی زندگی کے ہر گوشہ میں کامیابی کے لئے عمل کر سکتے ہیں۔

ان کے لئے جنہوں نے خلیل جبران کی کتاب " پیغمبر " کو نہیں پڑھا یہ ایک ضروری مطالعہ ہے۔

The New York Times ...

کامیابی کے سات روحانی اصول اکیسویں صدی کے روحانی مسافر کے لئے فی الواقع حقیقی لوازمات کا مجموعہ ہے۔

Peter Guber. Chairman and CEO.

Sony Pictures Entertainment.

دیپک کی تمام کتابوں میں کامیابی کے سات روحانی اصول اعلیٰ اور انتہائی مربوط زندگی بسر کرنے کے لئے گہرا منصوبہ پیش کرتی ہے۔

Anthony Robbins, Author.

Awaken The Giant Within and Unlimited Power.

کامیابی کے سات روحانی اصول ہر کسی کے لئے حیران کن اصولوں کی وضاحت کرتا ہے جو تخلیقی، تعمیری اور اطمینان بخش زندگی یا انسانی ادارہ جات تعمیر کرنا چاہتا ہے۔

Ken Blanchard, Co. Anthor,

The One Minute Manager.

ان فطری قوانین پر بنیاد رکھتے ہوئے جو تحقیق پر حاوی ہیں یہ کتاب اس مفروضے کو توڑ دیتی ہے کہ کامیابی محنت' سخت گیر منصوبوں اور خواہشات کے بہاؤ کا نتیجہ ہے۔

کامیابی کے سات روحانی اصول میں دیپک چوپڑا کامیابی کے حصول کے لئے ایک چوکس زندگی کا تناظر پیش کرتا ہے۔ ایک دفعہ جب ہم اپنی حقیقی فطرت کو پالیتے ہیں اور فطری قانون کے ساتھ ہم آہنگ سیکھ لیتے ہیں تو ایک اچھی صحت' بھرپور تعلقات' قوت' جوش اور زندگی کی فلاح کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

وقت سے ماورا دانش اور عملی اقدام جن پر آپ خود عمل کر سکتے ہیں سے بھرپور یہ ایسی کتاب ہے جسے آپ بار بار پڑھنا چاہیں گے۔

مکتبہ آئینہ قسمت لاہور کی شہرہ آفاق کتب

توضیح ... علم النجوم ... ہر طالب علم کیلئے یکساں مفید ... سیارگان امریکن نیوی کی تصدیق شدہ۔ قیمت = /500 روپے
مصباح الجفر ... معصومین کا پاک و پاکیزہ علم سیکھنے کے لئے اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں۔ قیمت = /... روپے
خزینہ جفر مبتدی معلمین کے لئے علم الجفر پر ایک آسان اور سہل تصنیف از لیاقت قریشی۔ قیمت = /50 روپے
ارواح الجفر مصنف الحاج مولانا محمد شفیق رامپوری جسے شاہ زنجانی نے ترتیب دی۔ قیمت = /50 روپے
تجلیات جفر از قلم بابر سلطان قادری علم الجفر سے شوق رکھنے والوں کے لئے ایک نادر تحفہ۔ قیمت = /100 روپے
مصباح القیافہ FACE READING اور مردم شناس کے لئے نجم اعظم کی ... سدا بہار تصنیف۔ قیمت = /50 روپے
مصباح الرمل نقطوں اور لکیروں کا بے پایاں علم ماضی، حال اور مستقبل جاننے کے راز۔ قیمت = /60
رموز سوال ... تشنگان علوم فلکیات کے لئے اطمینان و اعتماد کا دلکش مرقع۔ قیمت = /100 روپے
جامع النجوم علم النجوم سیکھنے کے شائقین کے لئے ایک آسان اور سہل تصنیف۔ قیمت = /35 روپے
مصباح الاعداد علم الاعداد ... 9'8'7'6'5'4'3'2'1 سے پیشگوئیاں کرنے کے قواعد۔ قیمت = /... روپے
مصباح العملیات اعمال خاندان نجانیہ عالیہ، اعمال قادریہ اور اعمال چشتیہ، غوثیہ، نقشبندیہ قرآنی۔ قیمت = /70 روپے
مصباح الرویا حضرت یوسف علیہ السلام کا ورثہ خوابوں کی حقیقت کیا ہے؟ ہر شخص کی ضرورت۔ قیمت = /40 روپے
مصباح الکیمیا شعبدہ بازی کیا ہے؟ اور اس کے ... راز کیا ہیں؟ از قلم نجم اعظم۔ قیمت = /30 روپے
مصباح الفراست المشہور ... دنیا والوں کے لئے ... پر ایک جامع تصنیف۔ قیمت = /40 روپے
آپ کی تاریخ ولادت آپ کا ماضی، حال اور مستقبل یہ کتاب آپ کو نجمین سے بے نیاز کر دے گی۔ قیمت = /40 روپے
تسخیرات ہمزاد ہمزاد کیا ہے؟ آپ کے ... کی تسخیر کیسے ممکن ہے؟ از عامل شاہ زنجانی قیمت = /40 روپے
استخارہ قرآنیہ جفار اعظم حضرت اکبر محی الدین ابن عربی عراقی کے فال نکالنے کے قرآنی قواعد۔ ہدیہ = /25 روپے
بیاض عملیات ... عملیات کا گلدستہ۔ از قلم علامہ شاہ گیلانی قیمت = /60 روپے
سایر منتر زمانہ ... کے قدیم و نادر آسان منتروں کا تحفہ از اشتیاق حسین ایڈووکیٹ۔ قیمت = /50 روپے
طلسمات سامری از نجم اعظم قیمت = /40 روپے
قرآن سائنس اور نجوم منکرین علم النجوم کے لئے ایک بہترین کتاب۔ مبتدی حضرات ضرور پڑھیں۔ قیمت = /20 روپے
نادِ علی ... مولائے کائنات جناب امیرالمومنین ... کو منفرد انداز میں ہدیہ ... جعفری ایڈووکیٹ ہدیہ = /50 روپے
طلسمات صد صد محبت میں بے چین رہنے والوں کے لئے ... تحفہ از افتخار حسین زنجانی قیمت = /25
حروف صوامت عملیاتی تحفہ کربن 1997ء تا 2050ء کے ساتھ از قلم شاہ زنجانی قیمت = /101 روپے
کلیہ ریس و سٹہ شائقین ریس و سٹہ کے لئے انمول تحفہ و شائقین علوم مخفیہ۔ قیمت = /25 روپے
قانون طلسمات صدیوں پرانے قدیم و نادر عبرانی سرمایہ قواعد کا مرقع از محمد رفیق ... قیمت = /... روپے
مفتاح الغیب حضور سیدنا صادق آل محمد کی تصنیف واقعی خزانہ غیب کی کنجی ہے۔ قیمت = /25 روپے
فیوض طلسمات بد اعمال طلسمات سحر، جادو سے نیکی کی جنگ از قلم سید فیض احمد شاہ بخاری۔ قیمت = /60 روپے
سحر اسود پاک و ہند میں کالے جادو پر اس سے بہتر کتاب موجود نہیں۔ قیمت = /40 روپے
اسرار عجیبہ ایسے عجیب و غریب اعمال جو اس سے پہلے شائع نہیں ہوئے۔ قیمت = /80 روپے
حاضرات کی دنیا شائقین حاضرات کے لئے سینکڑوں مجرب حاضرات از قلم قیصر احمد بی اے۔ قیمت = /100 روپے
عمر ... حاضرات کی دنیا کے بعد ... اور تحفہ از قلم ڈاکٹر منشور عالم صدیقی۔ قیمت = /30 روپے

روحانی ماہنامہ آئینہ قسمت لاہور ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے سالنامہ
روحانی جنتری اور البیرونی تقویم بھی ہر سال باقاعدگی سے شائع ہوتی ہے۔